REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. RGDP – 6.

جلد ۳۸

شمارہ ۴۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ـ 143516

۴ ربیع الاول ۱۴۱۰ ہجری ۵ اخاء ۱۳۶۸ ہش ۵ اکتوبر ۱۹۸۹ عیسوی

## اخبارِ احمدیہ

جشن تشکر کے سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ممالک مختلف ممالک کے دورے پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور پرنور کی صحت اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور معجزانہ فائز المرامی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں

—○—

## جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور شدہ پروگرام صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے تحت اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

یہ چونکہ صد سالہ جشن تشکر کا سال ہے۔ اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہو کر اس کی روحانی برکات سے مستفید ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

**ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان**

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

# بھیڑ کے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی ایک درندہ بکری کے ساتھ صلح کریگا

"واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کو دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کے رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن۔ اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لے کر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے

اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ اور اپنے زمانے کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔"

(لیکچر سیالکوٹ صـ۴۰)

○

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ "بدر" قادیان

مورخہ ۵ اخاء ۱۳۶۸ ہش

# حضرت شیخ فریدؒ کی برسی

فرید کوٹ (پنجاب) میں ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳ ستمبر کو تین دن حضرت شیخ فرید کی برسی ہندو سکھ معززین نے بڑی دھوم دھام سے منائی۔ جس میں دہلی سے کچھ مسلمان بھی شریک ہوئے۔ دوسرے پروگراموں کے علاوہ ایک بڑا جلوس بھی نکالا گیا جس میں اونٹ گھوڑوں اور کاروں پر سوار اور پیدل انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ٹی۔ وی پر دکھایا گیا۔ اس طرح ہندو سکھ مسلم کے پیار و محبت اتفاق و اتحاد کا ایک خوشگوار مظاہرہ کیا گیا جو فی الواقع قابل تعریف و ستائش امر ہے۔

ہندو سکھ حضرات کی بہت بڑی تعداد نسلاً بعد نسلٍ حضرت شیخ فرید کی عقیدت مند چلی آرہی ہے۔ گرنتھ صاحب میں حضرت شیخ فریدؒ کی بانیاں بھی موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ؎

اٹھ فریدا وضو ساز صبح نماز گزار
جو سر سائیں نہ نوے سو سر کپ اتار

یعنی اے فرید وضو کر کے نمازِ فجر ادا کر۔ جو سر اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں جھکتا وہ کاٹ دینے کے قابل ہے ؎

بے نمازا کتیا ایہہ نہ بھلی ریت کدے چل نہ آئیوں پنجے وقت مسیت

اس بانی میں پانچوں نمازیں مسجد میں جا کر ادا کرنے کی اہمیت بتائی گئی ہے اور تارک نماز لوگوں کو کتے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے عبادت کی اہمیت بتاتا ہوا فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی تخلیق آدم کی اصل غرض عبادت الٰہی ہی ہے۔

سکھ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت بابا نانکؒ کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے بہت سے مسلمان بزرگان کے ساتھ بڑے گہرے تعلقات تھے۔ ان میں سے ایک بزرگ حضرت شیخ فریدؒ ثانی ہیں، آپ نے ایک مرتبہ حضرت بابا نانک سے ملاقات کرتے ہوئے کہا۔

"بھائی صاحب آیئے آج خدا ہم پر بہت مہربان ہوا ہے۔ جو آپ کا دیدار ہوا ہے۔ دونوں نے اٹھ کر دست بوسی کی" (جنم ساکھی بالا صلا) ایک دوسرے مقام پر لکھا ہے:۔

"بابے نے فرید کو خوشی خوشی روانہ کیا تب بابا جی بولے شیخ فریدا آپ میں خدا صحیح ہے ..... تب شیخ فرید رخصت ہوئے گلے لگ کر ملے اور بابا جی نے کہا آؤ بہنیں گل ملا انک سہیلڑیا، مل کر کریں کہانیاں سمرتھ کنت کیا سانچے صاحب سب گن اوگن سب اساں (پوراتن جنم ساکھی ص۵۷)

ایک سکھ ودوان لکھتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ گورو صاحب کا مذہب ملاپ اور ایکتا کا مذہب تھا۔ اس لئے انہوں نے اسلام کی تعلیم میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے ہندوؤں کو بہت کم دکھائی دیتا ہے۔ گورو صاحب کو مسلمانوں سے ملاپ میں لطف آتا تھا۔ شیخ فرید دس برس گورو کے ساتھ مل کر لوگوں کو اللہ کا راستہ بتاتا رہا۔" (سوچی ۱۸ جنوری ۱۹۳۹ء)

جماعت احمدیہ کسی بزرگ کی برسی منانے کی تو قائل نہیں ہے۔ لیکن قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ ہر قوم میں نبی رسول اوتار گورو آئے ہیں۔ جملہ پیشوایانِ مذاہب کرتی ہے۔ اور ایک ہی سٹیج سے تمام الہامی مذاہب کے پیشوایان کی پاکیزہ سیرت اور تعلیم پیش کرکے اقوام عالم میں پیار و محبت کی روح پیدا کی جاتی ہے۔

بہر حال حضرت شیخ فرید یا حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیری ہوں یا دوسرے بزرگ ہمارے سلف صالحین نے اسلام کی امن و آشتی صلح اور سچی ہمدردی کی ایسی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی کہ بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور بہت سے مسلمان تو نہ ہوئے مگر اسلام کی پرامن تعلیم سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ نسلاً بعد نسلٍ اب تک ان بزرگان کے عقیدت مند ہیں۔ جس کا ثبوت حضرت شیخ فریدؒ کی برسی منانے سے ملتا ہے ؎

تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر انداز و نہ ہونا سست اس میں زینہار (درثمین)

اسلام کے معنی ہی امن صلح اور آشتی کے ہیں۔ سورہ فاتحہ جو بار بار نمازوں میں دہرائی جاتی ہے اس کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ کو رب العالمین بتایا گیا ہے رب المسلمین نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین بتایا گیا ہے رحمۃ للمسلمین نہیں کہا گیا۔ امت محمدیہ کو خیر امت اور اخرجت للناس بتایا گیا ہے یعنی اس امت کو تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے صرف مسلمانوں کی بھلائی کے لئے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الخلق عیال اللہ کہ مخلوق خدا اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے، وہی شخص خدا تعالیٰ کا زیادہ پیارا ہے جو سب سے زیادہ مخلوق خدا سے پیار کرتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق خدا سے سب سے زیادہ پیار کرتے تھے۔

یہی وہ عظیم موقف ہے جو کرۂ ارض پر آباد آج مسلمان فرقوں میں سے صرف جماعت احمدیہ ہی اختیار کئے ہوئے ہے۔ جس کے نتیجہ میں آج پنجاب میں مخدوش حالات کے باوجود قادیان کی مقدس سرزمین میں ہندو مسلم سکھ عیسائی سب پیار و محبت سے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں اور اسی پاکیزہ تعلیم کے نتیجہ میں امسال U.K کے جلسہ سالانہ اور جشن تشکر کے موقعہ پر دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کے سربراہوں اور پارلیمنٹ کے نامور وزراء اور لیڈروں نے احمدیت کی پرامن تعلیم کے متعلق اپنے اپنے عقیدت مندانہ بیانات دیئے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں اپنے خلوص اور عقیدت کا برملا اظہار کرتے ہوئے پر وقار تحائف پیش کئے۔ اور اس طرح عالمی سطح کے نامور سیاسی لیڈر بھی اسلام اور احمدیت کی اس نہایت پرامن تعلیم سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ ریاکاری یا کسی سیاسی یا ذاتی مقصد کے لئے نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے سینوں میں تمام مخلوق خدا کی سچی محبت کے لئے ایک دردمند دل رکھتی ہے اس لئے اس کے اثرات ایک غریب کی جھونپڑی سے لے کر بڑی طاقتوں کے ایوانوں تک پہنچ گئے ہیں۔ ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول" (اربعین)

"ہمارا اصول یہ ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے۔ اور وہ اس کو چھڑانے کیلئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں" ؎ (سراج منیر ص۲۸)

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے (درثمین)

**عبدالحق فضلی**

# "آپ خدا کے ہوجائیں خدا خود آپ کا ہوجائے گا"

## حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا یورپین سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر

## بصیرت افروز اختتامی خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ یو۔کے کا اجتماع کامیاب اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ انصار اللہ نے سال بھر محنت سے کام کیا اور انہوں نے مختلف جہتوں میں کام کے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ میں نے ان کے کام کا جائزہ لیا ہے۔ اور اگرچہ اچھا کام وہ کر رہے ہیں تاہم اس میں بہتری کی کافی گنجائش موجود ہے۔ اجتماع میں شرکت کے اعتبار سے مجالس کی تعداد میں اضافہ بہت کم ہوا ہے پچھلے سال ۳۹ مجالس نے حصہ لیا تھا امسال ۴۰ مجالس نے حصہ لیا ہے اگرچہ انصار کی انفرادی تعداد میں اضافہ نمایاں ہے۔ پچھلے سال ۲۹۶ انصار کی تعداد کے مقابلہ میں اس سال ۳۵۳ انصار نے شرکت کی ہے۔ حسب سابق جرمنی اول نمبر پر ہے جہاں سے دس انصار نے شرکت کی۔ ڈنمارک دوم ہے جہاں سے چھ انصار آئے۔ ہالینڈ سے دو اور فرانس، سپین، سویڈن اور ناروے سے ایک ایک ناصر نے شرکت کی ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ انصار اللہ ایک ٹرم ہے جسے قرآن کریم نے استعمال فرمایا ہے اور اس ٹرم کی تاریخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔ اگرچہ پہلے انبیاء کے وقت میں بھی بہت ابتلاء آتے رہے لیکن اس سے قبل کسی نبی نے اپنے پیروکاروں کو اتنے زیادہ جذباتی اور اُبھارنے والے الفاظ میں مخاطب نہیں کیا کہ انصار اللہ کہہ کر آتے کہہ نیچے بلایا گیا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلی بار اپنے ماننے والوں کو مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کہہ کر اپنی مدد کے لئے بلایا تھا اور دراصل اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام پر یا اللہ کے نام کی خاطر میری مدد کو آئے گا۔ تو گویا سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو اس لقب سے پکارا اور دوسری دفعہ مسیح کی آمدِ ثانی کے وقت حضرت مسیح موعود نے اس ٹرم کو ایک ادارے یا تنظیم (INSTITUTION) کے معنوں میں استعمال فرمایا اور بعد ازاں حضرت مصلح موعود نے اس ٹرم کو حیاتِ نو بخشتے ہوئے یہ پاکیزہ (NOBLE) نام ان احمدیوں کے لئے تجویز فرمایا جو چالیس سال کی عمر سے زیادہ کے ہوں اور جب تک وہ اپنے خالق حقیقی کے پاس بُلا نہ لئے جائیں وہ اس نام سے موسوم رہیں گے۔ تو اس طرح مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں میں یوں ایک ممتاز مقام کی حامل ہے کہ یہ لقب ایک عظیم المرتبہ نبی نے استعمال کیا اور خدا تعالیٰ نے اسے اتنا پسند فرمایا کہ قرآن کریم میں اسے درج کر دیا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رُوح پرور دلچسپ واقعہ کی اطلاع دی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ابتلاء آیا تو انہوں نے یہ کہہ کر اپنے حواریوں کو مدد کے لئے بلایا تھا۔

تو گویا یہ معمولی بات نہیں ہے کہ اس ٹرم کا احیاء حضرت مسیح موعود کے وقت میں دوسری دفعہ ہو گیا اور اس لحاظ سے آپ خوش نصیب اور نیک بخت ہیں کہ آپ اس مجلس کے نمائندہ ہیں جس کی بنیاد جیسا کہ آپ بخوبی سمجھ گئے ہیں حضرت مسیح موعود نے رکھی تھی جہاں تک انصار کی عمر کا تعلق ہے تو میں نے اس سے پہلے بھی بارہا یہ بیان کیا ہے کہ انصار کی عمر باعث شرمندگی نہیں۔ عام طور پر جس آدمی کی عمر چالیس سال سے تجاوز کر جائے اُسے بوڑھا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن میں انصار اللہ کے اجتماعات میں بار بار اس بات کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں کہ جہاں تک خدا تعالیٰ کے کاموں کا تعلق ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہم اور ٹھوس کاموں کی ذمہ داری بھی اپنے بندے پر اس وقت ڈالتا ہے جب وہ چالیسویں سال میں ہو یا اس سے کچھ تجاوز کر چکا ہو۔ اور یہ کوئی منفی بات نہیں ہے بلکہ اس میں یہ پیغام مضمر ہے کہ انتہائی سنجیدہ، اہم اور ذمہ داری کے کام کے لئے چالیس سال سے زیادہ عمر بہتر ہے بہ نسبت اس سے کم عمر کے۔ یہ صحیح ہے کہ خدام جسمانی طور پر زیادہ تنومند ہوتے ہیں اور ان میں کام کرنے کا زیادہ جذبہ اور جوش و خروش پایا جاتا ہے اور وہ زیادہ بھاگ دوڑ کر سکتے ہیں چستی سے کام سرانجام دے سکتے ہیں اور زیادہ عمر کے لوگوں میں وہ جوش و جذبہ نہیں پایا جاتا لیکن پھر بھی خدام تنہا انتہائی اہم اور ذمہ داری کے کاموں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جب تک وہ ان معمر احباب سے مدد حاصل نہ کریں گویا یہ عمر گو بظاہر بڑھاپا ہے لیکن دراصل یہ عمر معاشرے میں زیادہ اہم اور سنجیدہ کاموں کو سرانجام دینے والے طبقہ کی عمر ہے یعنی جو حیثیت جسم میں دماغ کی ہے وہ حیثیت معاشرے میں ان معمر لوگوں کی ہے۔ تو اس طرح یہ عمر دوسروں کی راہنمائی کرنے کی عمر ہے جہاں تک جسمانی طاقتوں کے انحطاط کا سوال ہے تو میرا خیال ہے کہ چالیس سال کے بعد بھی بہت سے جسمانی امور کی سرانجام دہی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ بعض جسمانی طاقت کے امور میں چالیس سال کی عمر سے پہلے ہی تنزل شروع ہو جاتا ہے جیسا کہ ورزشی مقابلہ جات ہیں۔ اِن مقابلہ جات کے ریکارڈ سے تو پتہ چلتا ہے کہ جسمانی طاقت تیس سال کے آس پاس ہی رُو بہ تنزل ہو جاتی ہے اور بہترین نتائج کے لئے تیس سال سے کم عمر کا ہونا ہی بہتر ہوتا ہے اور اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا بلکہ انسان کی جسمانی طاقت دراصل عمر کی دوسری دہائی کے بعد کسی بھی وقت ڈھلنا شروع ہو جاتی ہے اور اپنے عروج کو بھی بیس اور تیس سال کی عمر کے درمیان کسی وقت پہنچ جاتی ہے۔

لیکن بایں ہمہ ایسے جسمانی مشاغل بھی ہیں جو تیس سال سے لے کر ساٹھ سال کی عمر تک پوری سرگرمی اور جوش و خروش سے سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ خود کو بوڑھا نہ سمجھیں۔ خود اعتمادی پیدا کریں اور عمر کے سامنے ہتھیار نہ ڈالیں تو آپ خود کو اکثر و بیشتر امور میں جوان محسوس کریں گے۔ جب ہم انبیاء کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نوّے سال کی عمر تک جوان تھے اور ان کا پہلا بیٹا اس وقت ہوا جب آپ کی عمر نوّے

سال کی تھی۔ اگرچہ قرآن کریم میں اس بات کا ذکر موجود نہیں ہے لیکن بعض اوقات قرآن کریم میں بعض چیزوں کا ذکر نہیں ملتا۔ لیکن بائیبل کے ذریعہ ہمیں وہ معلوم ہو جاتی ہیں بشرطیکہ قرآن کریم اس کی تردید نہ کر دے یا کسی دیگر طریقہ سے وہ غلط ثابت نہ ہو جائے ہم اسے مان لیتے ہیں۔ اور اس بات میں انکار کی کوئی وجہ نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کا پہلا بیٹا ان کی نوے سال کی عمر میں ہوا۔

احمدیت کی تاریخ میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ولادت ایسی عمر میں ہوئی جو انصاراللہ بننے کی عمر سے بھی بہت زیادہ ہے۔ پس ایسے بہت سے امور ہیں جن میں انفرادی طور پر انسان اثر پذیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں میں تنزل جلد شروع ہو جاتا ہے بعض میں دیر سے۔ اس سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ بعض لوگوں پر بڑھاپے کے آثار چالیس سال کی عمر میں ہی نمایاں ہونے لگتے ہیں بلکہ بعض تو تیس سال کی عمر میں ہی اندر بعض اپنی عمر کی دوسری دہائی کے دوران ہی عادات و اطوار میں اور رویے میں عمر رسیدہ لگنے لگتے ہیں۔ پس بہت سے ایسے تندرستی کے مشاغل ہیں جن میں انصار بخوبی حصہ لے سکتے ہیں۔ اگر وہ اپنی عمر کے سامنے ہار نہ مانیں، صحت کا خیال رکھیں اور ارادے مضبوط رہیں تو عمر کا کوئی اثر ان پر نہیں ہوگا۔ پس آپ نے یہ عزم صمیم کرنا ہے کہ آپ نے جوان رہنا ہے ابھی تو ہم نے بہت آگے جانا ہے ہمیں افرادی قوت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ انصاراللہ میں شمولیت سے آپ کے اندر مایوسی کی بجائے یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے کہ اب ہم اس طبقہ میں آ گئے ہیں جن کے ذمہ زیادہ ذمہ داری کے کام ہیں۔ میں اس بات کو بالکل نہیں مان سکتا کہ چونکہ کوئی شخص چالیس سال کی عمر کا ہوگیا ہے اس لئے اب وہ بوڑھا ہوگیا ہے۔ پہلے بتا چکا ہوں تمام انحصار اس بات پر ہے کہ خود انسان اپنے آپ کو کیا سمجھتا اور محسوس کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقاعدگی کے ساتھ سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور دن بھر نہایت چستی سے تمام امور کی سرانجام دہی فرماتے تھے باوجود اس امر کے کہ انہیں تحریری کام بہت زیادہ کرنا ہوتا تھا اور عقل حیران رہ جاتی ہے یہ سوچ کر کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ جو وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملا اس مختصر مدت میں آپ نے اتنے ادبی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ اس کے باوجود کہ ان کے پاس بے حد ذمہ داری اور مصروفیات کے کام تھے انہوں نے اتنے موضوعات پر اتنا زیادہ لکھا کہ آپ اسّی سے زیادہ کتب کے مصنف ہیں۔ اور یہ اکثر کام اس وقت ہوا جب آپ کی عمر چالیس سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ اگر آپ کی کل عمر جو ۷۴ یا ۷۳ سال کی تھی میں سے چالیس سال منہا کردیں تو باقی ۳۳ سال کے عرصہ میں آپ نے یہ تمام کام سرانجام دیئے۔

عام طور پر ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ انسان ایسے تحریری کام بیٹھ کر کیا کرتا ہے لیکن راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تحریری کام چلتے چلتے کئے جس دالان میں آپ ٹہلا کرتے تھے اس کے دونوں کونوں میں آپ کاغذ اور قلم دوات رکھ دیتے تھے آپ چلتے چلتے ایک فقرہ سوچتے اور اسے ایک طرف کے کاغذ پر تحریر فرما دیتے پھر دوسری طرف پہنچتے پہنچتے دوسرا فقرہ سوچ لیتے اور اسے دوسرے کاغذ پر تحریر فرما دیتے اور اسی طرح آپ نے تحریری کام سرانجام دیئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی صحت کا ہمیشہ بہت خیال رکھا بلکہ بعض دفعہ تو مگدر تک کو بھی آپ نے ورزش کی خاطر گھمایا۔ یہاں حضور نے دریافت فرمایا کہ مگدر کا ہم معنی لفظ انگریزی میں کیا ہے۔ تو ایک دوست نے عرض کیا BASE - BALL کا ریکٹ اس سے ملتا جلتا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ہاں۔ مگر مگدر اس سے کہیں زیادہ وزنی ہوتا ہے چنانچہ صحت کا اتنا خیال رکھنے کا نتیجہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت طاقتور اور صحت مند انسان تھے۔ حضور نے فرمایا انصاراللہ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ آپ کو اپنے ذہنی کام اور ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ صحت کا بھی پورا خیال رکھنا ہوگا۔ اس لئے مجلس انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار کے

لئے صحت کو برقرار رکھنے والے پروگرام مرتب کرے۔ زیادہ سخت ورزش کا خواہشمند نہیں ہوں کیونکہ ممکن ہے اس سے بجائے فائدے کے صحت کو نقصان پہنچے اپنی جسمانی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی ورزش میں حصہ لیں جو نقصان دہ نہ ہو اور اس سے فائدہ پہنچے۔ حضور نے فرمایا ان ہدایات کی حدود میں رہتے ہوئے مجالس پروگرام بنائیں اور انصار بھی فرداً فرداً اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے کوشش کرتے رہیں۔

دوسری بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ داعی الی اللہ بنیں پچھلے کئی سال سے میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ فرداً فرداً دوستوں کو دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دینا چاہیئے اکثر میرے مخاطب خدام الاحمدیہ اور ساری جماعت عمومی طور پر مخاطب ہوا کرتی تھی مگر آج میں خصوصی طور پر آپکو انصاراللہ کی حیثیت میں مخاطب کر رہا ہوں اور انہی الفاظ میں مخاطب کرتا ہوں جو حضرت مسیح علیہ السلام نے دو ہزار سال قبل استعمال کئے تھے کہ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کون ہے آپ میں سے جو میرے اس کام میں خدا تعالیٰ کی خاطر میری مدد کو آئے گا؟ (اس پر احباب نے بیک زبان کہا نحنُ انصار اللہ) مجھے علم ہے کہ جو لوگ میرے خطاب کو سنتے ہیں اُن کے دل اس پر لبیک کہتے ہیں اور اس کام میں حصہ لینا چاہتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ابھی تک یہ لوگ اس اہم کام کے عادی نہیں ہوئے اور اس طریقہ سے اس کو سرانجام نہیں دیتے جس طرح ذمہ داری، محنت اور لگاتار کوشش سے اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری وہ ادا کرتے ہیں۔ مختلف تنظیمیں کچھ پروگرام تو بناتی رہتی ہیں لیکن وہ اجتماعی نوعیت کے کام ہوتے ہیں۔ جیسے کہ کبھی کتب کی نمائش کا اہتمام کر لیا یا کبھی یوم تبلیغ منا لیا ایسے پروگرام کا کچھ فائدہ تو ہوتا ہے لیکن یہ کام کافی نہیں ہے۔ ہم یہ جنگ جیت نہیں سکتے کسی کے عقائد اور خیالات کو بدلنے کی جنگ جب تک ہمارے ہر آدمی کا رابطہ انفرادی طور پر کسی آدمی سے براہ راست نہ پیدا ہو۔ ہمیں ایسے سپاہی بننا ہے جن کو گویا دست بدست جنگ میں حصہ لینا ہے یہ درست ہے کہ ہمارے پاس دلائل ہیں، لٹریچر ہے اور دیگر ذرائع ہیں لیکن میدانِ جنگ میں علاقہ جیتنے اور اسے قبضہ میں رکھنے کے لئے سپاہیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ سپاہیوں کو افسروں اور اسلحہ اور سپلائی اور کمک کی مدد درکار ہوتی ہے لیکن پھر بھی اٹل حقیقت یہی ہے کہ جب تک میدان جنگ میں سپاہیوں کی موجودگی کے ساتھ علاقہ پر قبضہ نہ کیا جائے اور وہ سپاہی اس علاقہ میں قبضہ رکھنے کے لئے موجود نہ رہیں، باقی تمام ذرائع کے ساتھ ساتھ علاقہ فتح نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا ہمیں سپاہیوں کی ضرورت ہے جو فرداً فرداً تبلیغ کے میدان میں جہاد کر رہے ہوں یہ نہ صرف میرا تجربہ ہے بلکہ تاریخ احمدیت اس پر گواہ ہے کہ جس دور میں بھی بیعتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس دور میں زیادہ افراد نے انفرادی طور پر دعوت الی اللہ کے کام میں حصہ لیا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو داعی الی اللہ بننا ہے اور انفرادی طور پر اگر ہم میں سے ہر ایک ایک سال کے اندر ایک احمدی بنائے تو اس وقت آپ کی موجودہ ۵۵۰ کی تعداد کے حساب سے اگلے سال یہ تعداد ۵۵۰ مزید بڑھ جانی چاہیئے لیکن اس سال صرف ۵۴ بیعتیں ہوئی ہیں اور ان میں وہ بیعتیں بھی شامل ہیں جو مبلغین کی کوشش کا نتیجہ ہیں اگرچہ بعض مبلغین بھی ایسے ہیں کہ سارے سال میں وہ ایک بیعت بھی نہیں کروا سکے۔ تو یہ صورت حال ہرگز تسلی بخش نہیں ہے بلکہ بڑی پریشانی کا موجب ہے۔ ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ایسے نشانات دکھا رہا ہے کہ بنی نوع انسان کی تاریخ میں شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے اور

ہم ایک نہایت بابرکت دَور سے گزر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا خداتعالےٰ قریب آگیا ہے۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اس کے جواب میں قدم آگے بڑھائیں۔ احمدیوں کی تعداد کو بڑھائیں۔ احمدیت کو پھیلائیں اور احمدیت کے معیار کو بلند کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ اِس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جماعت کی دیگر تنظیموں کی نسبت انصاراللہ زیادہ اہم مقام پر ہیں کیونکہ جو پہلا داعی الیٰ اللہ تھا۔ اور جسے خدا نے خود چنا تھا وہ اس عمر میں چنا گیا جو خوش قسمتی سے آپ کی عمر ہے کیونکہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کا انتخاب کیا تو وہ چالیس سال یا اس سے کچھ اُوپر کی عمر کا تھا۔ اِس طرح آپ اس عمر میں ہیں جو خداتعالیٰ کی منتخب کردہ عمر ہے۔ اس مقصد کے لئے کہ اس کا نام بلند ہو اور اس کا کلام پھیلے اور اس کے لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو ان الفاظ میں پکاروں جن الفاظ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے پکارا تھا کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ آپ میں سے کون ہے جو میرا مددگار بنے اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے۔ آپ ذمہ داری ہے۔ یہ کام کریں اور سال میں کم از کم ایک احمدی بنائیں اور اس کے لئے دعا کریں اپنے گردونواح میں نظر دوڑائیں مناسب لوگوں کا انتخاب کریں اور اپنے تجربہ کی روشنی میں یہ انتخاب کریں اگر راستے میں کوئی مشکل یا روک حائل ہو تو اپنی راہ بدل لیں ایک ایسے کیڑے کی طرح جو دیکھ نہیں سکتا لیکن لگاتار کوشش کرتے کرتے بالآخر منزل کو پالیتا ہے۔ کوشش کرتا ہے غلطی کرتا ہے پھر کوشش کرتا ہے اور بالآخر منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے کیونکہ خداتعالیٰ نے اس میں یہ صلاحیت ودیعت کردی ہے کہ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں بھی اور عقلی استعدادوں سے عاری ہونے کے باوجود وہ اپنے مقصد کو حاصل کر لیتا ہے اور اس طرح یہ کیڑے کروڑوں لاکھوں سال سے زندہ رہتے چلے آرہے ہیں۔ بلکہ کچھ ایسی انواع بھی ہیں کہ تاریخ میں ان کے وجود کا ریکارڈ سب سے زیادہ پرانا ہے۔ تو اگر یہ بے سروسامان کیڑے اپنا مقصد حاصل کرسکتے ہیں تو آپ انسان ہوکر، بالغ اور سمجھدار انسان جن کو زندگی کی اعلیٰ ترین صلاحیتیں عطا کی گئی ہیں کیونکر اپنے آپ کو اس مقصد کو حاصل کرنے کے نااہل اور کمزور سمجھتے ہیں جس مقصد کا حصول آپ کی زندگی کا نصب العین ہے۔ چنانچہ آپ کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ آپ کو اپنی صلاحیتوں کا علم اور احساس ہو جو خداتعالیٰ نے آپ میں پیدا کی ہیں۔ اگر یہ احساس پوری طرح بیدار ہو جائے تو آپ خود دیکھیں گے کہ ایک سال میں ایک احمدی بنانا آپ کی طاقت سے بڑھ کر نہیں ہے بلکہ حقیقت میں یہ ایک نہایت ہی محتاط اندازہ ہے میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جنہوں نے پہلے پہل بڑے تذبذب سے دعوت الی اللہ کا کام شروع کیا وہ بہت حیران و پریشان تھے کہ کیا یہ کام ان کے لئے ممکن ہے لیکن جب انہوں نے خداتعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ذمہ داری اُٹھانے کا عزم کرلیا اور دعاؤں کے ذریعہ اس کی مدد کے طالب ہوئے تو وہ اپنے وعدے اپنی امیدوں سے بھی بڑھ کر پورے کرتے رہے۔ اور یہ ایک آدمی کی بات نہیں بلکہ میں دسیوں اور بیسیوں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں یہ نہیں کہ ان لوگوں کو دعوت الیٰ اللہ کی خاص تربیت دی گئی تھی نہ ہی وہ بہت زیادہ تعلیم یافتہ تھے، نہ انہیں اس میدان میں خاص مہارت حاصل تھی لیکن ان میں خود اعتمادی تھی اور خدا پر بھروسہ تھا اور خداتعالیٰ سے انہوں نے تعلق قائم کیا اور یہی ان کی کامیابی کا اصلی راز ہے۔ آپ بھی یقیناً ایسے ہی اپنی محنت کا ثمر پا سکتے ہیں صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے اندر اعتماد پیدا کریں، عزم صمیم کام کی لگن اور عمل پیہم پیدا کریں یہ چیز آپ کی ہمیشہ منزل کی طرف راہنمائی کرتی رہے گی اور یہ چیز دعاؤں سے حاصل کیا جاسکتا ہے ہم نے پہلے ہی بہت سا وقت ضائع کردیا ہے۔ اگلی صدی ہمارے سر پر آگئی ہے صرف چند ماہ اس میں باقی ہیں۔ جہاں تک یورپ میں احمدیت کے پھیلنے کا تعلق ہے تو اگرچہ چند سالوں سے ہم نے یہاں کچھ کام کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یورپ کے اکثر ممالک میں احمدیت کے پھیلنے کی طاقت (۳ ۸۸۹ ۱ء) کو محسوس ہی نہیں کیا گیا اور نہ اس کا کوئی ردّ عمل پیدا ہؤا ہے۔ اگر کبھی اخبارات میں آپ کا ذکر آجاتا ہے تو محض اس رنگ میں کہ آپ پر ترس کھا کر آپ کا ذکر کردیا گیا ہے ورنہ آپ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ کے کمرے میں کوئی کیڑا آجائے جو آپ کو دکھائی تو دے اور اس کی موجودگی کا آپ کو علم ہو لیکن اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس کمرے سے اس کا کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ اگر اخبارات میں کبھی آپ کا تذکرہ ہو جائے تو لوگ جذبات میں آکر ترجیح لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور اخباروں کے ڈھیر مجھے بھیجنے لگتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ گویا اب جنگ ختم ہوگئی اور احمدیت فتحیاب ہوگئی لیکن یہ اخبارات تو اور کئی فرقوں کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ وہ بہائیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ ہری کرشنا کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ تو کیا ان فرقوں نے بھی دنیا فتح کرلی؟ نہیں اور یقیناً نہیں۔ لہٰذا یورپ میں ہم نے تو ابھی ابتدا بھی نہیں کی اور ابتداء اس وقت ہوگی جب آپ لوگوں سے فرداً فرداً تعلق پیدا کریں گے اور گردونواح کے علاقے میں آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں گے۔ جب تک آپ تعداد میں کم رہیں گے آپ بے حیثیت رہیں گے اور جب تک یورپین بیعتوں کی تعداد بیس تیس یا چالیس رہے گی آپ سوسائٹی پر ہرگز اثر انداز نہیں ہوسکتے۔ مذہبی کامیابی کا ردّ عمل ہمیشہ مخالفت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے منظم مخالفت کی شکل میں پاکستان میں ہم نے یہ ردّ عمل پیدا کیا ہے وہاں منظم مخالفت اور تشدد کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے جو ہماری کامیابی کی دلیل ہے کیونکہ اس کامیابی کے شدید اثرات (۳ ۸۹۸ ۱ء) وہاں پیدا ہوئے ہیں مگر یورپ میں ایسے شدید ردّ عمل پیدا کرنے والے اثرات ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ یہاں تو ہمارے لئے جیسے ہمدردی کے جذبات ہیں جو ہماری کمزور حالت کی غمازی کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں یہ لوگ مہذب ہیں، مہربان ہیں، انسانی اقدار کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ہوسکتا ہے ایسا ہی ہو لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مذہب کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہؤا اور اس قانون کی کہیں بھی استثناء نہیں کہ جب بھی کوئی مذہبی جماعت کسی جگہ واقعی ترقی کرنے لگتی ہے تو اس کے چھا جانے کے خوف سے اس کی شدید مخالفت ہؤا کرتی ہے۔ جن حالات کا آپ کو پاکستان میں سامنا ہے وہ تاریخ یہاں انگلینڈ میں دُہرائی جائے گی، ڈنمارک میں ناروے میں، ہالینڈ میں اور جرمنی میں الغرض یورپ میں ہر جگہ ہماری شدید مخالفت ہوگی اور اس وقت کوئی تہذیب آپ کو اس مخالفت سے نہیں بچائے گی۔ جب آپ سوسائٹی کو، اس کی اقدار کو چیلنج کریں گے، ایک عظیم روحانی انقلاب کا چیلنج، تو اگرچہ اس سے آپ کسی بھی نقضِ امن کے کیس میں ملوث نہیں ہوتے ہیں لیکن یہ آپ کی قسمت ہے، یہ آپ کی منزل ہے کہ آپ کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑے، اگر آپ کا پیغام اپنے اندر حقیقی مقصد رکھتا ہے تو جس قدر زیادہ آپ ...کا پیغام معاشرے کی موجودہ اقدار پر اثر انداز ہونے والا ہوگا اسی قدر شدت کے ساتھ آپ کا مؤاخذہ کیا جائے گا چاہے آپ تعداد میں کم ہی کیوں نہ ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء ہی سے خداتعالیٰ کے پیغام کو پھیلانا شروع کردیا تھا اور جہاد شروع کردیا تھا اور عین ابتداء ہی سے آپؐ کی شدید مخالفت بھی کی گئی اور آپؐ کو ہر طرح کے دُکھ دیئے گئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ کے پیغام میں مقصدیت ہے تو اس کا اظہار آپ کے چہروں سے بھی

بلکہ آپ کے دشمنوں کے بہروں سے ہوگا۔ آپ کی کوششوں کی سنجیدگی کا اظہار مخالفت کے ردِ عمل سے ہوگا اور مجھے ایسا کوئی نشان یہاں نظر نہیں آتا۔ بس معمولی سی ارتعاش کبھی کبھار کہیں ہو جاتی ہے کہ کسی رسالہ میں کسی عالم نے لکھ دیا یا اپنے حلقۂ احباب میں کہیں ذکر کر دیا کہ اس جماعت کو کچھ ترقی ہونے لگی ہے اس کا کوئی نوٹس لینا چاہیئے وغیرہ وغیرہ لیکن جس منظم مخالفت کا میں ذکر کرتا ہوں وہ ابھی تک یورپ کے کسی بھی ملک میں ظاہر نہیں ہونی شروع ہوئی۔ اس لحاظ سے ہمیں ابھی بہت آگے جانا ہے۔ جب ہماری کوششیں اس مقام تک پہنچ جائیں کہ حقیقتاً مخالفت شروع ہو جائے تب وہاں سے ہمارا اصل منزل کا دشوار گزار راستہ شروع ہوتا ہے تب موت وحیات کی جنگ شروع ہوتی ہے۔ غلبہ پانے کی جنگ۔ اور اس کام میں ایک صدی لگ جاتی ہے کبھی دو صدیاں بھی لگ جاتی ہیں۔ عیسائیت کو تو تین صدیاں لگ گئی تھیں تب کہیں وہ کامیاب ہوئے تھے۔ ہم نے ابھی لمبا راستہ طے کرنا ہے احمدیت کو اب ایک صدی گزر چکی ہے اور ہم دوسری صدی میں داخل ہونے کو ہیں۔ چنانچہ میرا پیغام یہ ہے کہ احمدیت کو سنجیدگی سے لیں۔ یہاں ایک ایسا پلیٹ فارم تیار کریں جو تمام ملک میں آئندہ پیغام پھیلانے کا مرکز ہو اور دوسری صدی میں یہ پیغام تمام ملک میں پھیل جانا چاہیئے۔ انگلینڈ، آئرلینڈ اور ویلز یعنی تمام جزیرہ ہائے برطانیہ میں۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ ابھی تو ہمارے کام کی ابتداء ہی ہوئی ہے۔ اگرچہ چند ایک جگہیں ہیں جیسے ہارٹلے پول اور سپین، دہلی کی میں مثال دیا کرتا ہوں کہ وہاں سے کام کا حلقہ کچھ وسیع ہوتا نظر آرہا ہے اور وہاں مجھے امید کی کرن نظر آتی ہے لیکن برطانیہ کے دیگر شہروں میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی کبھی کبھار ادھر ادھر سے کوئی ایک آدھ بیعت ہو جاتی ہے، کبھی لندن میں کبھی کہیں اور جگہ۔ لیکن یہ بیعتیں اس لئے قابلِ اطمینان نہیں کہ یہ تو گویا حرکت پذیر انفرادی بیعتیں ہیں ان کی کہیں کوئی جڑ نہیں اور ان سے کہیں کوئی نئی جماعت پیدا نہیں ہوتی۔ جو میرے ذہن میں پروگرام ہے کہ تمام ملک میں نئی احمدی جماعتوں کی بنیادیں پڑیں اور ان نئی جماعتوں میں یہاں کے مقامی لوگ شامل ہوں۔ ایشیائی نہیں بلکہ اس ملک کے اصل باشندے۔ اور جب یہ برطانوی باشندے تمام ملک میں پھیل کر کام کرنا شروع کریں گے تب ہمارا اصل کام شروع ہوگا۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ انگلستان میں کچھ سفید پرندے پکڑ رہے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کے لوگ باقی دنیا یا کم از کم یورپ کی راہنمائی کے لئے گہری بنیادوں والے مراکز قائم کریں گے۔ اگرچہ جب میں جرمنی کے لوگوں کی طرف دیکھتا ہوں اور دین حق کے بارے میں ان کی سنجیدگی محسوس کرتا ہوں تو مجھے ذاتی طور پر یہ خیال آتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جرمنی باقی تمام یورپ کی راہنمائی کرے اور اپنے فعال ہونے سے معاشرہ میں وہ خوف اور خطرے کی کیفیت پیدا کر دے جس کے نتیجہ میں مخالفت پیدا ہوا کرتی ہے جو در اصل کامیابی کا ردِ عمل ہوتی ہے۔ یہ رائے میں نے ذاتی طور پر جرمنی سے آنے والے لوگوں کو بہ نظرِ غور دیکھنے کے بعد قائم کی ہے اور میرے والد مرحوم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی بھی یہی رائے تھی۔ انہوں نے جرمنی کی تاریخ اور تہذیب کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی تھی کہ یہ لوگ بہت اہم ہیں یعنی یورپ میں دینِ حق قائم کرنے کے لحاظ سے اہم کردار ادا کریں گے مگر یہ انسانی سوچ ہے غلط بھی ہو سکتی ہے۔

ایک اور زاویے سے نظر ڈالنے سے اندازہ مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام جماعت کو اہلِ برطانیہ کو دعاؤں میں یاد رکھنے کی نصیحت فرمائی ہے کیونکہ انہوں نے ہندوستان میں جس طرح مذہبی انصاف اور غیر جانبداری کا برتاؤ کیا ہے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گہرا اثر چھوڑا بعض ایسے کیسوں میں جہاں عیسائی دینِ حق کے مخالف تھے حکومت برطانیہ نے کبھی انصاف کے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی اس خوبی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اگرچہ اس وجہ سے آپ پر اتہام لگ گئے۔ آپ کو برٹش ایجنٹ کا لقب دیا گیا لیکن آپ تو مردِ حق تھے اور کوئی چیز آپ کو حق گوئی اور حق کی حمایت سے باز نہیں رکھ سکتی تھی۔ جو آپ نے دیکھا بلا جھجک کہا۔ پس مذہب میں انگریزوں نے انصاف کا برتاؤ کیا۔ دوسری بات انگلینڈ میں سفید پرندے پکڑنا۔ تو سفید سے مراد سفید رنگت کے لوگ نہیں بلکہ باخدا اور پاک صفات کے لوگ ہیں۔ یعنی انگلینڈ میں پاک صفات والے خدا ترس لوگ پائے جاتے ہیں ان کے لئے دعائیں کرنا ان کا حق ہے اور ویسے بھی احمدیت میں تعداد کے لحاظ سے اوّل نمبر پر برطانیہ ہے اور دوم جرمنی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ: اس سال کی برطانیہ میں کل پینتالیس بیعتوں میں سے صرف پانچ بیعتیں انگریزوں کی ہیں۔ یہ کچھ بھی نہیں۔ اگر ہم اس اصول پر عمل کریں کہ ہر احمدی ہر سال میں ایک احمدی بنائے گا تو موجودہ ۵۵۰۰ کی تعداد کے لحاظ سے ایک سال بعد آپ کی تعداد ۱۱۰۰۰ ہو جائے گی۔ دو سال بعد ۲۲۰۰۰ تین سال بعد ۴۴۰۰۰ اور چار سال بعد ۸۸۰۰۰۔ حضور نے فرمایا میں چار سال قبل برطانیہ میں آیا تھا اگر اس وقت آپ نے میری نصیحت کو سنجیدگی سے لیا ہوتا اور اس پر عمل کیا ہوتا تو آج کے اجتماع میں آپ کی حاضری ۸۸۰۰۰ ہوتی اور اس کمرے میں تمام انصار سما نہ سکتے اور یہ جگہ جلسہ سالانہ کا منظر پیش کر رہی ہوتی۔ اس سے ظاہر ہے کہ نصیحت پر سنجیدگی سے عمل نہ کرنے سے مقصد حاصل نہیں ہوا کرتا۔

آخر میں مجھے یہ زور دے کر کہنا ہے کہ ایک آدمی کے لئے سال میں ایک بیعت کرانا کچھ مشکل کام نہیں ہے۔ آپ میں سے ہر ایک اس صلاحیت کا حامل ہے اس کام کے لئے کوئی زیادہ علم کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ایک چیز کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ باخدا بن جائیں۔ خدا کی مخلوق سے آپ کا تعلق پیدا ہو نہیں سکتا اگر آپ کا تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں ہے یہ ایک ایسا سائنٹیفک فارمولا ہے جس کا کوئی رد نہیں۔ آپ خدا سے تعلق پیدا کر لیں اس کی مخلوق خود بخود آپ کی طرف کھنچی چلی آئے گی۔ اس میدان میں کوئی ٹیکنیکل فارمولا کام نہیں آتا صرف روحانی فارمولا چلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب آپ اپنے اندر خدا کی محبت، اور خدا سے تعلق پیدا کر لیں گے تو آپ میں خود بخود ایک تبدیلی پیدا ہو جائے گی اور دنیا آپ میں وہ کچھ دیکھے گی جو اسے اور کہیں نظر نہیں آتا۔ اس پر خود بخود قدرتی طور پر آپ کا اثر ہوگا خدا سے تعلق کے نتیجہ میں آپ مقناطیس بن جائیں گے اور لوہے کے بے جان ٹکڑے خود بخود آپ کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ یہ ایک ایسا قانونِ قدرت ہے جس سے مفر نہیں۔ یہی میرا آج کا پیغام ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتے جائیں تا خدا آپ کو مدد دے۔ آپ خدا کے ہو جائیں خدا خود آپ کا ہو جائے گا۔ آپ خود کو خدا کے حوالہ کر دیں خدا اپنی مخلوق کو آپ کے حوالے کر دے گا۔ آپ دنیا کے آقا (MASTER) بن جائیں گے جب آپ حقیقی آقا سے تعلق قائم کریں گے۔ یہی واحد فارمولا ہے کامیابی کے لئے۔ آیئے اب ہم دعا کر لیں

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جولائی ۱۹۸۹ء)

---

**تصحیح** :- بدر پرچہ ۲۴ کے صفحہ ۹ پر اعلانات نکاح میں سے چوتھے نکاح میں سہو کتابت سے رقم حق مہر مبلغ ۵۱۰۱/- پانچ ہزار ایک سو ایک روپے کی بجائے پانچ صد ایک سو ایک روپے لکھی گئی ہے۔ قارئین اس کے مطابق درست کر لیں۔ ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

# منقولات

## ۱۔ مولانا منظور چنیوٹی کا بیان دھوکہ دہی کے مترادف ہے

رشید چوہدری

لندن (ڈاک سے) جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری مسٹر رشید احمد چوہدری نے مولانا منظور احمد چنیوٹی کی طرف سے لندن میں امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد کو مباہلے کی مبینہ دعوت کے بارے میں اخبارات میں شائع ہونے والے مولانا کے ایک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا منظور چنیوٹی کا یہ بیان دھوکہ دہی کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ امر واقعہ یہ ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے گذشتہ سال جب جماعت کے مخالفین کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اس وقت مولانا منظور چنیوٹی نے سرِ عام یہ اعلان کیا تھا کہ اگلے سال ۱۵ ستمبر تک میں تو ہوں گا مگر قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی۔ اس کے جواب میں امام جماعت احمدیہ نے یہ اعلان کیا تھا کہ انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے اگر منظور چنیوٹی زندہ رہا تو ایک ملک بھی اُسے ایسا نہیں دکھائی دے گا جس میں احمدیت مرگئی ہو بلکہ کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے۔ مسٹر رشید چودھری نے کہا کہ مباہلہ کے اس سال کے دوران جماعت کو دُنیا بھر میں جو ترقیات اور کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں۔ کوئی صاحب بصیرت انسان اُن سے انکار نہیں کرسکتا۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ سال رواں میں اب تک اکسٹھ ہزار سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اس کے بالمقابل منظور چنیوٹی کو ملنے والی رسوائیوں سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کا ڈرامہ رچانے، پنجاب اسمبلی میں مولانا چنیوٹی کی بار بار ہونے والی رسوائی کا ذکر کیا اور کہا کہ مولانا لوگوں کو تو دھوکہ دے سکتے ہیں مگر عالم الغیب خدا کو ہرگز دھوکہ نہیں دے سکتے۔

(روزنامہ سیدر ۳۰ اگست ۱۹۸۹ء)

## ۲۔ فتنہ پرور مولویوں پر گرفت کی ضرورت

تحریر:۔ ہدایت زمانی، لندن

اب جب کہ وطن عزیز پاکستان کے قیام پر تقریباً ۴۲ سال کا طویل عرصہ گزر رہا ہے اور ملک نے ایک بار پھر فوجی آمریت کے پنجے سے نجات پائی ہے ملک کو ایک عظیم محاسبہ اور مواخذہ کی ضرورت ہے۔

ماضی میں عرصہ دراز تک عنانِ اقتدار فوج کے ہاتھوں میں رہی ہے اور ہر آنے والی حکومت سابقہ حکومت کی اغلاط کو منصۂ شہود پر لاتی رہی ہے اور بعض اوقات محاسبہ کا یہ عمل حدِ اعتدال کو بھی پھلانگ جاتا رہا ہے لیکن حیران کن امر یہ ہے کہ ایک طبقہ ہمیشہ ہی محاسبہ اور مواخذہ کے عمل سے بچ جاتا رہا ہے اور نہ جانے کیوں اب تک مسلسل محفوظ چلا آتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ معاشرہ کا یہ طبقہ دوسرے ہر طبقہ کی نسبت لوٹ کھسوٹ اور مالی منافع میں اوّل نمبر پر رہا ہے اور باوجود یہ کہ ظاہری طور پر کوئی ذریعہ معاش نہیں رکھتا پھر بھی اس طبقہ کے افراد میں دولت کی ریل پیل نظر آتی ہے۔ حکومتیں اس طبقہ سے چشم پوشی کا سلوک کرتی رہی ہیں اور بعض دفعہ تو اپنے مقاصد اور ناجائز مراعات حاصل کرنے کے لئے اس پر دولت کی بارش برساتی رہی ہیں اور یہ طبقہ ہمیشہ ہی تعلّی، ضد اور حسد کی شاہراہ پر گامزن ملک عزیز کے لئے نت نئے مسائل کھڑے کرکے اور مذہب کا لبادہ اوڑھ کر "اسلام کو خطرہ ہے" کا الارم بجاتا رہا ہے۔ ہاں اس الارم کی آواز دبانے کے لئے روپیہ اکسیر کا کام دکھاتا ہے اور وقتی طور پر اسلام کو درپیش خطرہ ٹلتا دکھائی دیتا ہے لیکن جونہی مالی فراوانی کی سپلائی میں کمی آتی ہے اسلام کو نئے سرے سے ایک دوسرے عظیم خطرہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

قارئین ضرور اس بات میں دلچسپی لیں گے کہ پاکستان کے اس طبقہ کا چہرہ پہچان سکیں۔ لہذا میں اس طائفہ کی نقاب کشائی درج ذیل الفاظ میں کرتا ہوں۔

اوّل:۔ یہ وہی لوگ ہیں جو تحریکِ آزادی میں کانگریس سے مراعات پاکر تحریکِ پاکستان کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

دوم:۔ ان لوگوں کی زبانیں گاندھی جی کی مدح میں خشک ہوتے جاتی تھیں اور حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ ان کی نظر میں "کافرِ اعظم" ٹھہرے تھے۔

سوم:۔ یہ وہی طبقہ ہے جس کی مخالفانہ ریشہ دوانیوں کے باوجود پاکستان قائم ہوگیا لیکن اس گروہ نے اس کے وجود کو تسلیم نہ کیا اور "اسلام کو خطرہ ہے" کا نعرہ بلند کرکے مسلم لیگ کے خلاف صف آراء ہوگیا۔

چہارم:۔ جب کبھی کسی حکومت نے ان کے پیٹ پر ہاتھ رکھا تو اسلام کو وقتی طور پر امن و سکون ملا مگر جونہی نوالہ تر ہضم ہوا "اسلام" ایک نئے خطرہ میں نظر آنے لگا۔

گزشتہ گیارہ سالہ سیاہ اور جمہوریت کُش دَور ان علماء کے لئے پیغامِ بہار لایا اور یہ گروہ جابر سلطان کی بے پناہ نوازشات اور کرم فرمائیوں کے نتیجہ میں اسلام کو درپیش حقیقی خطرات سے بے بہرہ رہا۔ یہ عرصہ اس گروہ نے دولت کمانے جائیداد بنانے، سمندر پار تفریحی دورے کرنے میں گزارا اور ان کی دُوربین نگاہوں نے مذہب اور جمہوریت کے افق پر کوئی خطرہ منڈلاتے نہ دیکھا۔

لیکن جونہی حقیقی جمہوریت کی صبح صادق طلوع ہوئی علمائے پاکستان کے اسلام کو مسلمانوں کی اکثریت کی منتخبہ عورت کی سربراہی میں سنگین خطرہ دکھائی دینے لگا۔

میری سنجیدہ رائے میں یہ طبقہ حکومت کی پہلی توجہ کا مستحق ہے اور ملک کے دیگر استحصالی طبقوں کی طرح اس طبقہ کی گوشمالی کی بھی سخت ضرورت ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ مذہب کے مقدس نام پر جاری اس چور بازاری کا انسداد کریں اور جس طرح محکمہ انکم ٹیکس ملک کے دیگر شہریوں کی آمدنی کا حساب طلب کرتا ہے ویسے ہی بلکہ اس سے کئی گنا گہرے طریق پر ان علماء کے ذرائع آمدنی کی جانچ پڑتال کی جائے۔ اس طریق پر ہمیں دوہرا فائدہ ہوگا۔ ایک تو یہ کہ اس طبقہ کے زیر تصرف "کالادھن" منظرِ عام پر آجائے گا اور دوسرا یہ کہ شہریوں کو اسلام کی خاطر کی جانے والی اپنی مالی قربانیوں کی تفصیل معلوم ہو سکے گی۔

کوئی صاحب میری اس تجویز سے یہ نتیجہ نہ نکالیں کہ میں حکومت سے علماء کے خلاف کسی ناروا برتاؤ کا مطالبہ کر رہا ہوں ایسا ہرگز نہیں۔

اگر ایک خلیفہ راشد کو ایک معمولی چادر جو "مالِ غنیمت" میں آئی کا حساب مجلسِ عام میں دینا پڑتا ہے تو پھر کیا ہمارے علماء یہ کہنے کی جرأت کرسکتے ہیں کہ وہ خلیفہ راشد کی جوتیوں کی گرد کے برابر بھی ہیں۔ پھر آخر کس بہانے انہیں محاسبہ کے اس عمل سے مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے۔ میرے خیال میں ایسا محاسبہ اس لئے بھی ضروری ہے (اور علماء کرام میرے ساتھ تعاون کریں گے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُمت کے کبار بزرگوں نے اُمت مسلمہ میں ایک ایسے طبقہ کے متعلق پیش خبری دے رکھی ہوئی ہے۔ جنہیں "علماء سوء" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے لہذا ایسے لوگوں کو بر سرِ عام انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرنا ہرگز صاف دل اور اسلام کا درد رکھنے والے علماء کی توہین نہیں ہوگی۔

### فتنہ پرور علماء کی گرفت پر کون ناخوش ہوسکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"میری اُمت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کے لئے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سوروں کی طرح پائیں گے۔" (کنز العمال صفحہ ۱۹۰)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا :۔

"عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی۔ لیکن ہدایت سے خالی ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں بدترین ہوں گے ان میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔"

(مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۳۸ وکنز العمال صفحہ ۴۳)

بتائیے! بھلا ایسے بدترین اور فتنہ پرور علماء کی گرفت پر کون ناخوش ہوسکتا ہے۔ (روزنامہ حیدر راولپنڈی ۱۱ ستمبر ۱۹۸۹ء)

## ۳۔ پاکستان میں بطور احمدی انتخاب میں حصّہ لینے کا اظہار ناممکن بنا دیا گیا ہے

رشید احمد چوہدری

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی یا کسی بھی صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مختص کی گئی نشستوں پر انتخاب میں حصّہ لینا احمدی اپنے اعتقاد اور ضمیر کے منافی سمجھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ جو بھی کوئی شخص خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ سے اپنا تعلق توڑتا ہے وہ احمدی نہیں رہتا یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد نے اپنے ایمان عقیدہ اور ضمیر کے عین مطابق انتخابی فہرستوں میں بطور ووٹر اپنے ناموں کے اندراج نہیں کراسکے اور اگر کسی احمدی کا ووٹ کہیں انتخابی فہرست میں درج بھی ہے تو ایسا اس کی اطلاع اور رضا مندی کے بغیر ہوا ہے اور ایسے ووٹوں کی منسوخی کے لئے متعلقہ افراد کی جانب سے متعلقہ حکام کو اطلاع دی جاچکی ہے۔

رشید چوہدری نے اس ردِعمل کا اظہار ایک خبر پر کیا ہے جس میں بتایا گیا تھا کہ قادیانی نشست کے انتخاب کے لئے تین ہزار ووٹر حق رائے دہی استعمال کریں گے۔ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ اس صورتِ حال میں جبکہ احمدیوں نے اپنے ووٹ نہیں بنوائے۔ احمدیوں کے حلقہ نیابت اور نمائندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں احمدیوں کے لئے مختص کی گئی نشستوں پر کسی احمدی نے انتخاب میں حصّہ نہیں لیا تھا۔ اور یہ نشستیں خالی رہی تھیں جماعت احمدیہ کے ترجمان نے بتایا کہ جماعت احمدیہ اس بارے میں چیف الیکشن کمشنر کو بھی مطلع کر چکی ہے۔ اس لئے احمدیوں کے لئے مختص نشستوں پر انتخاب کا کوئی بھی آئینی قانونی یا اخلاقی جواز نہیں۔ جماعت احمدیہ ایسے نیابت کے مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کے مترادف سمجھتی ہے۔ رشید احمد چوہدری نے مزید بتایا کہ ان واضح اعلانات کے باوجود اگر کوئی مفاد پرست کسی نشست پر بطور احمدی حصّہ لیتا ہے تو وہ کسی بھی صورت میں احمدیوں کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی ایسے احمدی اپنا نمائندہ تسلیم کریں گے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۸ ستمبر ۱۹۸۹ء)

## ۴۔ جماعتِ احمدیہ کے اجلاسوں میں قراردادیں

سرینگر :۔ وادی کشمیر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلاس ہوئے۔ اور ان اجلاسوں میں رسالت مآب کی مقدس سیرت و سوانح پر ریاست سے آئے ہوئے علماء کرام اور مقامی علماء نے تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات بھی ہوئے ہیں۔ جن میں تنظیمی اور تبلیغی اُمور پر تقاریر ہوئیں۔ بعد نماز فجر جماعت میں باقاعدہ درس قرآن مجید اور درس حدیث پاک بھی دیا گیا۔ ان اجلاس میں متفقہ طور پر حکومت وقت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اتوار کے بجائے جمعہ کو عام تعطیل کرے اور اسکولوں اور دفاتر کے لئے سسٹیں محفوظ رکھنے کے احکامات جاری کریں۔ امام جماعت احمدیہ نے عالمی سطح پر جمعہ کے روز تعطیل کرنے کی تحریک کی ہے۔ ان اجلاس میں تراجم قرآن مجید اور احادیث پاک کی نمائش کی گئی۔ یاد رہے جماعت احمدیہ نے جوبلی سال میں دُنیا کی ایک سو سے زائد زبانوں میں کلّی اور جزوی طور پر قرآن مجید اور احادیث پاک کے تراجم دُنیا کے سامنے پیش کرنے کا مصمم ارادہ کیا ہے۔

(روزنامہ سرینگر ٹائمز ۱۱ ستمبر ۱۹۸۹ء)

قسط دوم

## ظہور امام مہدی کے عظیم الشان نشان چاند سورج گرہن کا تذکرہ

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان

۱۱۔ آثار قیامت و ظہور حجت حصّہ دوئم صفحہ ۵۹ مصنفہ سید محمد عباس زیدی (شیعہ عالم)۔

۱۲۔ نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۸۶ بحوالہ آثار قیامت و ظہور حجت۔

۱۳۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۱ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۲۔

۱۴۔ کتاب ذخیرۃ العباد بحوالہ آثار قیامت و ظہور حجت صفحہ ۶۸-۶۹

امام حسن عسکری نے ابا ہاشم کو فرمایا :۔

"وہ مہدی کے زمانہ میں علماء گمراہ کرنے والے ہونگے اور زمین پر سب سے زیادہ بدتر علماء ہونگے ... اور ہمارے شیعہ گمراہ کئے جائیں گے۔"

(کتاب ذخیرۃ العباد بحوالہ آثار قیامت و ظہور حجت)

### کُتب ہنود، یہود، عیسائیت

اور اسلام کے گہرے مطالعہ سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ کسوف و خسوف کی علامت کے ظاہر ہونے اور امام مہدی کے مبعوث ہونے کے ساتھ ہی ست یگ کا آغاز ہوا ہے۔ نئے آسمان اور نئی زمین کی بنیاد ڈالی جاچکی ہے۔ ست یگ کے آغاز کے لئے کسوف و خسوف کا نشان سنگ میل ہے ۱۸۹۴ء سے پہلے کلجگ کے اختتام تک سورج و چاند گرہن مقررہ تاریخوں میں ہونا اور نہ کلنک کرشن اوتار کا ظہور ایسا یوگ ہے جو ابتدائے آفرینش سے امام مہدی کے ظہور تک کبھی نہیں پڑا۔ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی علیہ السلام کی سچائی کی یہی خاص علامت بیان فرمائی ہے۔ جس کی تفصیلات پہلے بیان ہوچکی ہیں۔

## انجنیئر کی فوری ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عمارتوں کی تعمیر کا تجربہ رکھنے والے B.E کا کورس پاس کردہ ایک انجنیئر کی فوری ضرورت ہے۔ اپنے کوائف امیر/صدر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ نظارت علیا کو بھجوا کر خط وکتابت کریں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا ایک نادر موقعہ ہے احباب اس سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

## درخواست دُعا

☆ ۔۔۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ میرے داماد عزیزم محمد ابراہیم صاحب مجوکہ مقیم سوئٹزرلینڈ کی والدہ صاحبہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں یہ اپنے خاندان میں سے اکیلے احمدی ہیں کچھ عرصہ پہلے ان کے والد صاحب وفات پاچکے ہیں۔ الحمدللہ والدہ صاحبہ بھی بہت مخلص ہیں۔ عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے ☆ ۔۔۔ عزیزم محمد عبدالقیوم تلاپوری اپنے والد بزرگوار مکرم عبدالستار صاحب تلاپوری سیکرٹری رشتہ ناطہ حیدر آباد کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور اپنے اور اپنے چھوٹے بھائی عبدالمنان اور سب بہنوں کے روشن مستقبل کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

قسط نمبر ۱۲ (آخری)

از مکرم ابو عثمان طاہر صاحب

# مُباہلہ کی حقیقت

## قرآن و سُنّت کی روشنی میں

اس سے پہلے کہ وہ وقت آئے بلکہ آچکا ہے جس کے بارے میں حضرت بانیؑ سلسلہ احمدیہ کا الہام ہے کہ:- "...... یعنی بعض سخت مخالفوں کا یہ انجام ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور پھر مجھے مخاطب کرکے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا۔ اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اس کا یہ جواب ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔ یہ اس وقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل نرم ہو جائیں گے۔ اور وہ دل میں سوچیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اس کی نصرت اور تائید ہو سکتی تھی۔ تب یکدفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ حق کو قبول کر لیں گے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ و الحکم جلد ۱۱ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ بحوالہ "تذکرہ" طبع سوم صفحہ ۱۲-۷۱۱)

چاہیئے کہ مخالفین توبہ کی طرف رجوع کریں اور ذیل میں مندرجہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ

حاشیہ:- مندرجہ عنوان امر کی تفصیل یہ ہے کہ ہم دو فریق ہیں۔ ایک طرف تو میں اور میری جماعت اور دوسری طرف مولوی محمد حسین اور اس کی جماعت کے لوگ یعنی محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی وغیرہ.... محمد حسین نے مذہبی اختلاف کی وجہ سے مجھے دجّال اور کذّاب اور ملحد اور کافر ٹھہرایا تھا۔ اور اپنی جماعت کے تمام مولویوں کو اس میں شریک کر لیا تھا۔ اور اسی بناء پر وہ لوگ میری نسبت بد زبانی کرتے تھے اور گندی گالیاں دیتے تھے۔ آخر میں نے تنگ آکر اسی وجہ سے مباہلہ کا اشتہار ۲۱/ نومبر ۱۸۹۸ء جاری کیا جس کی الہامی عبارت جزاء سیئۃ بمثلھا میں یہ پیشگوئی تھی کہ ان دونوں فریق میں سے جو فریق ظلم اور زیادتی کرنے والا ہے اس کو اسی قسم کی ذلت پہنچے گی۔ جس قسم کی ذلت فریق مظلوم کی کی گئی۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ کیونکہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنی تحریروں کے ذریعہ سے مجھے یہ ذلت پہنچائی تھی کہ مجھے مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کا مخالف ٹھہرا کر ملحد اور کافر اور دجّال قرار دیا اور مسلمانوں کو اپنی اس قسم کی تحریروں سے میری نسبت بہت دُکھایا کہ اس کو مسلمان اور اہل سنت مت سمجھو کیونکہ اس کے عقائد تمہارے عقائد سے مخالف ہیں۔ اور اب اس شخص کے رسالہ ۱۴/ اکتوبر ۱۸۹۸ء کے پڑھنے سے جس کو محمد حسین نے اس غرض سے انگریزی میں شائع کیا ہے کہ تا گورنمنٹ سے زمین لینے کے لئے اس کو ایک ذریعہ بنا دے۔ مسلمانوں اور مولویوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ شخص خود اُن کے اجماعی عقیدہ کا مخالف ہے۔ کیونکہ وہ اس رسالہ میں مہدی موعود کے آنے سے قطعی منکر ہے۔ جس کی تمام مسلمانوں کو انتظار ہے۔ ............ اور یہ وہی عقیدہ ہے جس کی وجہ سے محمد حسین نے مجھے دجّال اور ملحد ٹھہرایا تھا...... اس لئے مسلمانوں کی نظر میں اور اُن تمام علماء کی نظر میں ملحد اور دجّال ہو گیا۔ سو آج پیشگوئی جزاء سیئۃ بمثلھا اس پر پوری ہو گئی۔ کیونکہ اس کے یہی معنے ہیں کہ فریق ظالم کو اسی بدی کی مانند سزا ہوگی جو اس نے اپنے فعل سے فریق مظلوم کو پہنچائی۔"

(اشتہار مورخہ ۲۷/ دسمبر ۱۸۹۸ء منقول از مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۷ تا صفحہ ۴۸)

واضح رہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت اُس وقت کے تقریباً ہر فرقہ کے علماء نے یہ فتویٰ دیا۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مسلمانوں کے اس اجماعی عقیدہ (کہ امام مہدی و عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں اُمّتِ محمدیہ میں نازل ہوں گے) کے بالکل خلاف اپنا عقیدہ کہ (امام مہدی و عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ غلط ہے) بیان کرکے سراسر اسلام سے انحراف کیا ہے جس کی بناء پر وہ کافر۔ ضال اور مضل ہے اور دائرہ اہلِ سنت والجماعت سے خارج ہے۔ گمراہ ہے۔ احادیث نبوی کا منکر ہے۔ کذّاب اور دجّال ہے۔ اور اس کا مقام نار ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں مولانا عبدالحق غزنوی تلمیذ مولوی عبداللہ غزنوی۔ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی۔ ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی تم امرتسری۔ احمد اللہ امرتسری۔ غلام محمد البگوی امام مسجد شاہی لاہور۔ محمد عبداللہ صاحب پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور و پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور (سیکرٹری انجمن مستشار العلماء) سید محمد نذیر حسین دہلوی۔ محمد یونس مدرس مدرسہ مولوی عبدالواحد صاحب، فتح محمد مدرس مدرسہ فتح پوری۔ عبدالغفور مدرس مدرسہ حسین بخش۔ محمد عبدالغنی الہ آبادی مدرس مدرسہ فتح پوری۔ محمد ہدایت اللہ مفتی شلاقہ کانپور مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔ عبداللہ خان بچھرایونی۔ مولوی محمد عبدالرزاق خلف حاجی خدا بخش قصبہ خورجہ ضلع بلند شہر۔ عبدالعزیز لودہانوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور دیگر بہت سے دہلی کے علماء نے اپنے دستخطوں اور مُہر کے ساتھ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت کفر کے فتوے تیار کیے۔

(تفصیل دیکھئے مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۹۶ تا ۱۰۰)

۲۔ سو واضح ہو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ نے میرے ذلیل کرنے کی غرض سے تمام لوگوں میں مشہور کیا تھا کہ یہ شخص مہدی معہود اور مسیح موعود سے منکر ہے اس لئے بے دین اور کافر اور دجّال ہے۔ بلکہ اسی غرض سے ایک استفتاء لکھا تھا اور علماء ہندوستان اور پنجاب کی اس پر مہریں ثبت کرائی تھیں تا عوام مسلمان مجھ کو کافر سمجھ لیں اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ گورنمنٹ تک خلاف واقعہ یہ شکائتیں پہنچائیں کہ یہ شخص گورنمنٹ انگریزی کا بد خواہ اور بغاوت کے خیالات رکھتا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت کے مخالفین کی کم عقلی کہ ایک طرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا جاتا ہے اور دوسری طرف آپ کو گورنمنٹ کا باغی قرار دیا جاتا ہے۔ ناقل) اور عوام کے بیزار کرنے کے لئے یہ بھی مشہور کیا کہ یہ شخص جاہل اور علم عربی سے بے بہرہ ہے۔ اور ان تینوں قسم کے جھوٹ کے استعمال سے اس کی

... استعمال کر کے دیکھ لیں جس سے آپ کی صداقت ضرور سعید روحوں پر آشکار ہو جائے گی چنانچہ وہ نسخہ یہ طریق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:- "اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے۔ اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک صورت رفع شک کی بتاتا ہوں۔ جس سے ایک طالبِ صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اوّل توبہ نصوح کرکے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں

---

بقیہ حاشیہ:- غرض یہ تھی کہ تا عوام مسلمان مجھ پر بدظن ہو کر مجھے کافر خیال کر لیں ...... تب میں نے اس کی نسبت اور اس کے دو دوستوں کی نسبت جو محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی ہیں وہ بددعا کی جو اشتہار ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء میں درج ہے۔ ......

یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ محمد حسین نے اس پیشگوئی کے بعد پوشیدہ طور پر ایک انگریزی فہرست اپنی ان کارروائیوں کی شائع کی جن میں گورنمنٹ کے مقاصد کی تائید ہے۔ اور اس فہرست میں یہ جتلانا چاہا کہ منجملہ میری خدمات کے ایک یہ بھی خدمت ہے کہ میں نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھا ہے کہ مہدی کی حدیثیں صحیح نہیں اور اس فہرست کو اس نے بڑی احتیاط سے پوشیدہ طور پر شائع کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ قوم کے روبرو اس فہرست کے برخلاف اس نے اپنا عقیدہ ظاہر کیا ہے ...... اور پھر اس فہرست انگریزی کے ذریعہ سے گورنمنٹ پر یہ ظاہر کرنا چاہا کہ وہ خونی مہدی کے متعلق تمام حدیثوں کو مجروح اور ناقابلِ اعتبار جانتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ پوشیدہ کارروائی اس کی پکڑی گئی۔ اور نہ صرف قوم کو اس سے اطلاع ہوئی بلکہ گورنمنٹ تک بھی یہ بات پہنچ گئی کہ اس نے اپنی تحریروں میں دونوں فریق گورنمنٹ اور رعایا کو دھوکا دیا ہے۔ اور ہر ایک ادنیٰ عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ پردہ دری محمد حسین کی ذلت کا باعث تھی ......

...... اور اس ذلت کے ساتھ ایک دوسری ذلت اس کو یہ پیش آئی کہ میرے اشتہار ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کے صفحہ ۲ کے اخیر سطر میں جو یہ الہامی عبارت درج تھی کہ اَلْعَجَبُ لِاَمْرِیْحِ اس پر مولوی محمد حسین نے یہ اعتراض کیا کہ یہ عبارت غلط ہے۔ اس لئے یہ خدا کا الہام نہیں ہو سکتا۔ اور اس میں غلطی یہ ہے کہ فقرہ اَلْعَجَبُ اَلْاَمْرِیْحِ لکھنا ہے یہ من آمْرِیْحِ چاہیئے تھا۔ کیونکہ عجب کا صلہ من آتا ہے نہ کہ لام۔ اس اعتراض کا جواب میں نے اپنے اس اشتہار میں دیا ہے۔ جس کے عنوان پر موٹی قلم سے یہ عبارت ہے۔ "حاشیہ متعلقہ صفحہ اوّل اشتہار مورخہ ۳۰ر نومبر ۱۸۹۸ء" اس جواب کا ماحصل یہ ہے کہ معترض کی یہ نادانی اور ناواقفیت اور جہالت ہے کہ ایسا خیال کرتا ہے کہ گویا عجب کا صلہ لام نہیں آتا۔ اس اعتراض سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے۔ تو بس یہی کہ معترض فن عربی سے بالکل بے بہرہ ہے۔ اور بے نصیب ہے اور صرف نام کا مولوی ہے۔ کیونکہ ایک بچہ جس کو کچھ تھوڑی سی مہارت عربی میں ہو سمجھ سکتا ہے کہ عربی میں عجب کا صلہ لام بھی بکثرت آتا ہے۔ اور یہ ایک شائع متعارف امر ہے اور تمام اہلِ ادب اور اہلِ بلاغت کی کلام میں یہ صلہ پایا جاتا ہے ......

...... کیا اس کے لئے یہ ذلت نہیں ہے کہ اب تک اس کو یہ خبر ہی نہیں کہ عجب کا صلہ لام بھی آیا کرتا ہے۔ کیا اس قدر جہالت کہ مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کی حدیث کی بھی خبر نہیں۔ کیا یہ عزت کا موجب ہے۔

پھر تیسرا پہلو ۲۰ر نومبر ۱۸۹۸ء کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا یہ ہے کہ مسٹر جے۔ ایم ڈوئی صاحب بہادر سابق ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور نے اپنے حکم ۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء میں مولوی محمد حسین سے اس اقرار پر دستخط کرائے کہ وہ آئندہ مجھے دجال اور کافر اور کاذب نہیں کہے گا۔ اور قادیان کو چھوٹے کاف سے نہیں لکھے گا۔ اور اس نے عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر اقرار کیا کہ آئندہ وہ مجھے کسی مجلس میں کافر نہیں کہے گا اور نہ میرا نام دجال رکھے گا اور نہ لوگوں میں مجھے جھوٹا اور کاذب کرکے مشہور کرے گا۔ اب دیکھو کہ اس اقرار کے بعد وہ استفتاء اس کا کہاں گیا جس کو اس نے بنارس تک قدم فرسائی کر کے تیار کیا تھا۔ اگر وہ اس فتویٰ دینے میں راستی پر ہوتا تو اس کو حاکم کے روبرو یہ جواب دینا چاہیئے تھا کہ میرے نزدیک بے شک یہ کافر ہے۔ اس لئے میں اس کو کافر کہتا ہوں اور دجال بھی ہے اس لئے میں اس کو جھوٹا کہتا ہوں ......... پس سوچنے کے لائق ہے کہ اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہو گی کہ اس شخص نے اپنی عمارت کو اپنے ہاتھوں سے گرایا۔ اگر اس عمارت کی تقویٰ پر بنیاد ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ محمد حسین اپنی قدیم عادت سے باز آ جاتا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس نوٹس پر میں نے بھی دستخط کئے ہیں۔ مگر اس دستخط سے خدا اور منصفوں کے نزدیک میرے پر کچھ الزام نہیں آتا اور نہ ایسے دستخط میری ذلت کا موجب ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔ ہاں ضال اور جادۂ صواب سے منحرف ضرور ہو گا اور میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا۔ ہاں میں ایسے سب لوگوں کو ضال اور جادۂ صدق و صواب سے دور سمجھتا ہوں۔ جو ان سچائیوں سے انکار کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے میرے پر کھولی ہیں۔ میں بلاشبہ ایسے ہر ایک آدمی کو ضلالت کی آلودگی سے مبتلا سمجھتا ہوں جو حق اور راستی سے منحرف ہے لیکن میں کسی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا۔ جب تک وہ میری تکفیر اور تکذیب کرکے اپنے تئیں خود کو کافر نہ بنا لیوے سو اس معاملہ میں ہمیشہ سے سبقت میرے مخالفوں کی طرف سے ہے کہ انہوں نے مجھ کو کافر کہا۔ میرے لئے فتویٰ تیار کیا۔ میں نے سبقت کرکے ان کے لئے کوئی فتویٰ تیار نہیں کیا۔ اور اس بات کا وہ خود اقرار کر سکتے ہیں کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان ہوں تو مجھ کو کافر بنانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ان پر یہی ہے کہ وہ خود کافر ہیں۔ سو میں ان کو کافر نہیں کہتا۔ بلکہ وہ مجھ کو کافر کہہ کر خود فتویٰ نبویؐ کے نیچے آتے ہیں۔ سو اگر مسٹر ڈوئی صاحب کے روبرو میں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں ان کو کافر نہیں کہوں گا تو واقعی میرا یہی مذہب ہے۔ کہ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں جانتا۔ ہاں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ جو شخص مسلمان ہو کر ایک سچے ولی اللہ کے دشمن بن جاتے ہیں ان سے نیک عملوں کی توفیق چھین لی جاتی ہے اور روز بروز ان کے دل کا نور کم ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک دن چراغِ سحری کی طرح گل ہو جاتا ہے۔ سو یہ میرا عقیدہ اپنی طرف سے نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ غرض جس شخص نے ناحق جوش میں آکر مجھ کو کافر قرار دیا اور میرے لئے فتویٰ تیار کیا کہ یہ شخص کافر دجال اور کذاب ہے۔ اس نے خدا تعالیٰ کے حکم سے تو کچھ خوف نہ کیا کہ وہ اہلِ قبلہ اور کلمہ گو کو کیوں کافر بناتا ہے اور ہزارہا بندگان خدا کو جو کتاب اللہ کے تابع اور شعار اسلام ظاہر کرتے ہیں کیوں دائرہ اسلام سے خارج کرتا ہے۔ لیکن مجسٹریٹ ضلع کی ایک دھمکی سے ہمیشہ کے لئے یہ قبول کر لیا کہ میں آئندہ ان کو کافر اور دجال اور کذاب نہیں کہوں گا۔ اور آپ ہی فتویٰ تیار کیا اور آپ ہی حکام کے خوف سے منسوخ کر دیا ......

...... پس اگر یہ وہی بات نہیں جو اشتہار ۱۸۹۸ء کی پیشگوئی پوری ہو گئی اور خدا نے میرے ذلیل کرنے والے کو ذلیل کیا ہے تو اور کیا ہے ......

...... اور وہ جعفر زٹلی جو گندی گالیوں سے کسی طرح باز نہیں آتا تھا اگر ذلت کی موت اس پر وارد نہیں ہوئی تو اب کیوں نہیں گالیاں

جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالےٰ سے یہ دُعا کریں کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے کیا صادق ہے یا کاذب؟ اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا۔ اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین

(بقیہ حاشیہ) نکالتا۔ اور اب ابو الحسن تبتی کہاں ہے اس کی زبان کیوں بند ہو گئی۔ کیا اس کے گندے ارادوں پر کوئی انقلاب نہیں آیا۔ پس یہی تو وہ ذلت ہے جو پیشگوئی کا منشاء تھا کہ ان سب کے مُنہ میں لگام دی گئی ......... صدہا لوگوں کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ جب محمد حسین کو یہ فہمائش کی گئی کہ آئندہ ایسی گندی تحریریں شائع نہ کرے اور کافر اور دجّال اور کاذب بھی نہ کہے تو مسٹر براؤن صاحب ہمارا وکیل بھی بے اختیار بول اُٹھا کہ پیشگوئی پوری ہو گئی ——

یاد رہے کہ موجودہ کاغذات کی رُو سے جو عدالت کے سامنے تھے عدالت نے یہ معلوم کر لیا تھا کہ محمد حسین نے مع جعفر زٹلی کے یہ زیادتی کی ہے کہ مجھے نہایت گندی گالیاں دی ہیں اور میرے پرائیویٹ تعلقات میں سفلہ پن سے گندہ دہانی ظاہر کی ہے۔ یہاں تک تصویریں چھاپی ہیں۔ لیکن عدالت نے احتیاطاً آئندہ کی روک کے لئے اس نوٹس میں فریقین کو شامل کر لیا۔ تا اس طریق سے بکلّی سدّ باب کرے مسٹر جے ایم ڈوئی صاحب زندہ موجود ہیں جن کے سامنے یہ کاغذات پیش ہوئے تھے اور اب تک وہ مسل موجود ہے جس میں وہ تمام کاغذات نقل کئے گئے۔ کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ عدالت میں محمد حسین کی طرف سے بھی کوئی ایسے کاغذات پیش ہوئے جن میں مَیں نے بھی سفلہ پن کی راہ سے گندی تحریریں شائع کی ہوں۔ عدالت نے اپنے نوٹس میں قبول کر لیا ہے۔ کہ ان گندی تحریروں کے مقابل پر جو سراسر حیاء اور تہذیب کے مخالف تھیں میری طرف سے صرف یہ کارروائی ہوئی کہ مَیں نے جناب الٰہی میں اپیل کیا.....

ایک اور امر عظیم الشان ہے کہ جو اشتہار ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کی میعاد میں ظہور میں آیا جس سے اشتہار مذکورہ کی پیشگوئی کا پورا ہونا اور بھی وضاحت سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ وہ پیشگوئی جو چوتھا لڑکا ہونے کے بارے میں ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں کی گئی تھی جس کے ساتھ یہ شرط تھی کہ عبد الحق غزنوی جو امرتسر میں مولوی عبد الجبار غزنوی کی جماعت میں رہتا ہے نہیں مرے گا جب تک یہ چوتھا لڑکا پیدا نہ ہو لے۔ وہ پیشگوئی اشتہار ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کی معیاد کے اندر پوری ہو گئی۔ ......... ایسا ہی ظہور میں آیا اور اب اس وقت تک کہ ۱۴ر دسمبر ۱۸۹۹ء ہے۔ ہر ایک شخص امرتسر میں جا کر تحقیق کرے کہ عبد الحق اب تک زندہ ہے۔ ......... پس جب کہ اس پیشگوئی کا میعاد کے اندر پورا ہو جانا اور عبد الحق کی زندگی میں ہی اس کا ظہور میں آنا میری عزت کا موجب ہُوا تو بلاشبہ محمد حسین اور اس کے گروہ جعفر زٹلی وغیرہ کی ذلت کا موجب ہوا ہو گا۔ یہ اور بات ہے کہ یہ لوگ ہر ایک بات میں اور ہر ایک موقعہ پر یہ کہتے رہیں کہ ہماری کچھ بھی ذلت نہیں ہوئی۔ لیکن جو شخص منصف ہو کر ان تمام واقعات کو پڑھے گا اُس کو تو بہر حال ماننا پڑے گا کہ بلاشبہ ذلت ہو چکی۔

.................

یہ تو ظاہر ہے کہ دُنیا میں ذلت تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو جسمانی ذلت جس کے اکثر جرائم پیشہ تحت مشق ہوتے رہتے ہیں دوسرے اخلاقی ذلت۔ یہ تب ہوتی ہے جب کسی کی اخلاقی حالت نہایت گندی ثابت ہو اور اس پر اس کی سرزنش ہو تیسرے علمی پردہ دری کی ذلت جس سے عالمانہ حیثیت خاک میں ملتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اخلاقی ذلت ظہور میں آچکی ہے۔ اگر کسی کو شک ہے تو اس مسل کو ملاحظہ کرے۔ جو مسٹر جے۔ ایم ڈوئی صاحب کی عدالت میں تیار ہوئی ہے۔ ایسا ہی عالمانہ حیثیت کی ذلت ظہور میں آچکی ......... اور یہ یاد رہے کہ دشمن کی ذلت ایک قسم کی یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کے مخالف کو جس کے ذلیل کرنے کے لئے ہر زم تدبیریں کرتا اور طرح طرح کے مکر استعمال میں لاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے عزت مل جائے۔ سو اس قسم کی ذلت بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ ڈوئی صاحب کے مقدمہ کے بعد جو کچھ خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم نے میری طرف ایک دُنیا کو رجوع دیا اور دے رہا ہے۔ یہ ایک ایسا امر ہے جو اس شخص کی اس میں صریح ذلت ہے جو اس کے برخلاف میرے لئے چاہتا تھا۔

.................

تیسرے اعتراض کے جواب کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ ابھی ہم لکھ چکے ہیں کہ یہ دعویٰ تو سراسر ترک حیا ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ محمد حسین کے منشاء کے موافق مقدمہ ہُوا ہے۔ خود محمد حسین کو قسم دیکر پوچھنا چاہیئے کہ کیا اس کا منشاء تھا کہ آئندہ وہ کافر اور دجّال اور کاذب کہنے سے باز آجائے۔ اور کیا اس کا یہ منشاء تھا کہ آئندہ گالیوں اور فحش کہنے اور کہانے سے باز آجائے؟ پھر کون منصف اور صاحب حیا کہہ سکتا ہے [illegible] ہیں کے منشاء [illegible] ہوا۔ ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ ہمیں بھی آئندہ موت اور ذلت کی پیشگوئی کرنے سے روکا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کارروائی ہماری خود اسی وقت سے پہلے ختم ہو چکی تھی کہ جب ڈوئی صاحب کے نوٹس میں ایسا لکھا گیا۔ بلکہ ہم اپنے رسالہ انجام آتھم میں بتصریح لکھ چکے ہیں کہ ہم ان لوگوں کو آئندہ مخاطب کرنا بھی نہیں چاہتے جب تک یہ ہمیں مخاطب نہ کریں اور ہم بکلی بیزار اور متنفر ہیں کہ ان لوگوں کا نام بھی لیں چہ جائیکہ ان کے حق میں پیشگوئی کر کے اسی قدر خطاب سے ان کو کچھ عزت دیں۔ ہمارا مدّعا تین فرقوں کی نسبت تین پیشگوئیاں تھیں۔ سو ہم اپنے اس مدعا کو پورا کر چکے۔ اب کچھ بھی ہمیں ضرورت نہیں کہ ان لوگوں کی موت اور ذلت کی نسبت پیشگوئی کریں۔ اور یہ الزام کہ آئندہ عموماً الہامات کی اشاعت کرنے اور ہر قسم کی پیشگوئیوں سے روکا گیا ہے یہ ان لوگوں کی باتیں ہیں جو وعید لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین میں داخل ہیں۔ (واضح رہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زیر نظر اشتہار بنام "ایک عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا" کی نشان زدہ عبارت پر غور کرنے سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر آج کے مخالفین احمدیت کے اس اعتراض کے بارے میں خوب کھل کر وضاحت ہو جاتی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مسٹر جے۔ ایم ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کی عدالت میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے بالمقابل آئندہ کے لئے اپنے کسی مخالف کو دعوت مباہلہ دینے سے توبہ کر لی تھی کہ گویا جس کے مطابق مخالفین احمدیت کے نزدیک اُس کے بعد یعنی ۱۸۹۸ء کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے کسی بھی مخالف

...... یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں ..... لیکن اپنے تئیں بکلی خالی النفس کرکے دونوں پہلوؤں کی بغض

اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگیں کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کریگا جس

پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا۔ سوئے حق کے طالبو! ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو

اور کچھ مجاہدہ کر کے اس قوی اور قدیر اور ہادی مطلق سے مدد چاہو۔"
(نشانِ آسمانی ص۳۸-۳۹)
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔
تمت بالخیر

بقیہ ادارتیہ :۔ کو مباہلہ کی دعوت دینے کا حق نہیں رکھتے تھے۔ اور یہ کہ آپ کے بعد آپ کے کسی نائب یعنی خلیفہ کو بھی مخالفین احمدیت کو مباہلہ کا چیلنج دینے کا حق نہیں ہے۔ ناقل) اب ہم اس مقدمے کے بعد بہت سی پیشگوئیاں شائع کر چکے ہیں۔ پس یہ کیسا گندہ جھوٹ ہے کہ یہ لوگ بے خبر لوگوں کے پاس بیان کرتے ہیں۔"

(تفصیل کے لئے دیکھئے اشتہار "ایک عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا" طبع ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء۔ منقول از مجموعہ اشتہارات جلد ۳ ص۱۹۲ تا ص۲۱۵)

۳۔ "الغرض جو میرے سامنے منشی محمد یعقوب صاحب نے کہا تھا اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب بمقام امرتسر مولوی عبد الحق غزنوی سے میرا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری سچائی ظاہر کرنے کے لئے متواتر کے قریب نشان ظاہر کئے جن کے ہزار ہا انسان گواہ ہیں۔ ایسا اس کے بعد ہزار ہا نیک دل لوگوں کو میری بیعت میں داخل کیا جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں ........ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے مجھے اس مباہلہ کے بعد پیشگوئی کے موافق کئی فرزند عطا فرمائے اور ایک فرزند کی نسبت جس کا نام مبارک احمد ہے ظاہر فرمایا کہ عبد الحق نہیں مرے گا جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو۔ یعنی مباہلہ کے بعد یہ ذلت بھی اس کو نصیب ہوگی کہ اس کی بیوی کا حمل خطا جائے گا اور اس کی پیشگوئی جھوٹی نکلے گی مگر میری تصدیق کے لئے اس کی زندگی میں جو تھا لڑکا پیدا ہوگا۔ ایسا ہی خدا نے مباہلہ کے بعد لاکھوں انسانوں میں عزت کے ساتھ مجھے شہرت دی۔ اور مخالف کی ذلت اور نامرادی ثابت کر کے دکھلا دی۔ اس مباہلہ کے میدان میں ایک کثیر جماعت کے روبرو منشی محمد یعقوب صاحب نے کھڑے ہو کر میری نسبت بیان کیا تھا کہ مولوی عبد اللہ صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ایک نور پیدا ہوگا جس سے دنیا کے چاروں طرف روشنی ہو جائے گی۔ اور وہ نور مرزا غلام احمد ہے جو قادیان میں رہتا ہے۔ یہ وہ گواہی ہے کہ جو منشی محمد یعقوب نے بمقام امرتسر محمد شاہ صاحب کی مسجد کے قریب ایک میدان میں کھڑے ہو کر قریباً دوسو آدمی کے روبرو دی تھی۔ ........ اور حافظ محمد یوسف کی گواہی کا نہ ایک نہ دو بلکہ دوسو آدمی گواہ ہے۔

اب اگر مولوی عبد اللہ صاحب کی اولاد کے دل میں کچھ بھی خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو اپنے باپ کی پیشگوئی کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ........ لیکن ہم خاص طور پر منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کو اس پیشگوئی کیطرف توجہ دلاتے ہیں کہ ان کے مرشد کی پیشگوئی ہے جس کو وہ مسیح موعود سے بھی زیادہ عزت دیتے ہیں۔ ہاں اگر ان کو شک ہو تو حافظ محمد یوسف صاحب اور منشی محمد یعقوب سے قسمیہ دریافت کر لیں۔ اس قدر کافی ہوگا کہ اگر وہ اس بیان کو تصدیق نہ کریں تو اتنا کہہ دیں کہ میرے پر خدا کی لعنت ہو اگر میں نے جھوٹ بولا ہے ........ بعض کا یہ کہنا کہ بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اس کا جواب بجز اس کے ہم کیا دیں کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین اگر ان لوگوں کے دلوں میں ایک ذرہ نور انصاف ہوتا تو وہ شبہ کے وقت میرے پاس آتے تو میں ان کو بتلاتا کہ کس طرح پر تمام پیشگوئیاں پوری ہو گئیں۔ ہاں ایک پیشگوئی ہے جس کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ اور ایک حصہ مشروط کے اثر کی وجہ سے باقی ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا۔ افسوس تو یہ ہے کہ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کی وہ سنتیں اور قانون بھی معلوم نہیں جو پیشگوئیوں کے متعلق ہیں۔ ان کے قول کے مطابق تو یونس نبی

بھی جھوٹا تھا جس نے اپنی پیشگوئی کے قطعی طور پر چالیس دن مقرر کئے تھے مگر وہ لوگ چالیس برس سے بھی زیادہ زندہ رہے۔ اور چالیس دن میں نینوا

کا ایک تنکا بھی نہ ٹوٹا۔ بلکہ یونس نبی تو کیا تمام نبیوں کی پیشگوئیوں میں یہ نظیریں ملتی ہیں۔"

(ملاحظہ ہو اشتہار معیار الاخیار مشتہرہ ۱۶ جون ۱۸۹۹ء منقول از اشتہارات جلد ۳ ص۲۶۸ تا ۲۸۰)

# دورہ مکرم مظفر احمد صاحب اقبال نمائندہ بدر

## صوبہ کشمیر

مکرم مظفر احمد صاحب اقبال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق اخبار بدر کی توسیع اشاعت اور بقایاجات اور اعانت کی وصولی کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ اخبار بدر مرکز احمدیت کا واحد ترجمان ہے۔ جو اس وقت شدید مالی بحران سے دوچار ہے لہذا تمام عہدیداران و دیگر احباب جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ اس موقعہ پر کماحقہ تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(نوٹ) :۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گزشتہ مالی سالوں کے خسارہ کی رپورٹ پیش ہوئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ یہ رقم ہندوستان کے احمدیوں سے عطیہ کی صورت میں وصول کریں۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

مینیجر بدر قادیان

| نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی | نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قادیان | - | - | ۱۶/۱۰/۸۹ | آسنور، کوریل | ۲۶/۱۰/۸۹ | ۳ | ۲۹/۱۰/۸۹ |
| اسلام آباد کشمیر، بی بیچ بہارہ | ۱۷/۱۰/۸۹ | ۲ | ۱۹ | رشی نگر، ماندوجن | ۲۹ | ۲ | ۱/۱۱ |
| راٹھ پورہ، کاٹھ پورہ | ۱۹ | ۲ | ۲۱ | موضع ناصر نگر، مانلو میتھ وار | ۱/۱۱/۸۹ | ۲ | ۳ |
| چک امیر، لونہ مرہ | ۲۱ | ۲ | ۲۳ | ہاری پاری گام | ۳ | ۱ | ۴ |
| ناصر آباد | ۲۳ | ۲ | ۲۵ | سری نگر | ۴ | ۲ | ۶ |
| شورت | ۲۵ | ۱ | ۲۶ | قادیان | ۸/۱۱/۸۹ | - | - |

# ضروری اعلان برائے لجنات بھارت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا نیا سال یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء سے شروع ہو رہا ہے۔ یکم اکتوبر ۸۹ء تا ۳۰ ستمبر ۹۰ء کے لئے مندرجہ ذیل صوبہ جات کے لئے درج ذیل صوبائی صدر مقرر کی جاتی ہیں :۔

(۱) محترمہ امۃ الباری صاحبہ۔ پنجاب (۲) محترمہ اعظم النساء صاحبہ آندھرا پردیش (۳) " امۃ المتین صاحبہ کرناٹک (۴) " شبریں باسط صاحبہ اڑیسہ (۵) " امۃ القیوم صاحبہ کشمیر (۶) " سہیلہ محبوب صاحبہ بہار

امید ہے تمام صوبائی صدر صاحبات اپنے اپنے صوبہ کی لجنہ کا دورہ کر کے لجنات میں بیداری پیدا کریں گی۔ اور تمام صوبوں کی صدر لجنات مقامی اپنی صوبائی صدر لجنہ سے ہر قسم کا تعاون کریں گی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

# عہدیداران مال کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کے عہدیداران مال و افراد جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ چندہ جات کی رقم بذریعہ ڈرافٹ و ایم او بنام "صدر انجمن احمدیہ" کے نام بناکر مدوار و اسم وار تفصیل کے ساتھ نظارت بیت المال آمد میں بھجوانے کی بجائے براہ راست دفتر محاسب کے نام بھجوا دیا جائے نظارت بیت المال آمد کو صرف رقم بھجوانے کی اطلاع بذریعہ چٹھی بھجوا دی جائے یہی صحیح طریق ہے۔ آپ کی طرف سے کسی مرسلہ رقم کی کوپن ڈاک کی خرابی یا کسی اور وجہ سے نہ ملنے کی صورت میں فوری طور پر نظارت ھذا کو مطلع کیا جائے تاکہ DUPLI CATE کوپن بھجوانے کا انتظام کیا جاسکے امید ہے کہ جملہ عہدیداران مال آئندہ اس کے مطابق عملدر آمد کریں گے۔

ناظر بیت المال آمد

# یاد دہانی

سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بابرکت تحریک یہ تھی کہ ہر خوشی کے موقعہ پر "مسجد فنڈ" میں بطور شکرانہ کچھ نہ کچھ عطیہ دیا جائے بچہ کی پیدائش کی خوشی کا موقعہ ہو یا ملازمت مل جانے کی خوشی ہو۔ ملازمت میں عہدہ یا گریڈ میں ترقی مل جانے کی خوشی ہو۔ تنخواہ میں RAISE مل جانے کی خوشی ہو۔ امتحان میں پاس ہو جانے کی خوشی ہو۔ مکان تعمیر کر لینے یا مکان خرید لینے کی خوشی کا موقعہ ہو۔ بچوں کے قرآن ناظرہ ختم کر لینے کی خوشی کا موقعہ ہو۔

روز مرہ زندگی میں بیسیوں خوشی کے مواقع ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسر آتے ہیں۔ ہر خوشی کے موقعہ پر ہم پر شکر گزاری واجب ہے لئن شکرتم لازیدنکم۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ دے گا۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں نے شکر گزاری کے نتیجہ میں برکتیں پائیں۔ اپنے اموال میں بھی اور اپنے نفوس میں بھی۔

آئیں ہم بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندہ بنیں۔ شکر گزاری کرتے ہوئے سیدنا حضرت فضل عمر رضی کی اس بابرکت تحریک کو یاد رکھیں اور خوشی کے موقعہ پر "مسجد فنڈ" میں عطیہ دیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے کئی گنا اجر حاصل کرنے والے بنیں۔ آمین

ناظر بیت المال آمد

# قابل تقلید نمونہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کہ مجاہدین تحریک جدید کا چندہ تا قیامت جاری رہے۔ اس پر لبیک کہتے ہوئے ایک مخلص درویش مکرم چوہدری امیر احمد صاحب نے اپنا ایک کاروبار میں لگا کل سرمایہ تحریک جدید کے لئے پیش کیا ہے تاکہ ان کی وفات کے بعد اس کاروبار کا منافع قیامت تک ان کی طرف سے بطور چندہ تحریک جدید جمع ہوتا رہے۔ حضور انور ایدہ تعالیٰ نے اس پر خوشنودی کا اظہار بھی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ یہ نمونہ ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

# مباہلہ

خدایا تیرے فضلوں کی بشارت آنے والی ہے
مسیحا کی صداقت کی علامت آنے والی ہے
حق و باطل عیاں ہو جائے گا اب جلد لوگوں پر
خدائے ذوالعجائب کی کرامت آنے والی ہے
سچائی کو چھپایا ہے ارے ملاں سدا تم نے
نصیبہ میں تیرے اب تو ندامت آنے والی ہے
خدا کے شیر سے ٹکرانے والو جاہلو سن لو
خدا کے قہر کی تم پر قیامت آنے والی ہے
خلافت کی دعاؤں سے اڑے فرعون کے ٹکڑے
جو باقی ہیں عدو ان کی بھی شامت آنے والی ہے
میرا آقا خدا کے فضل سے اعزاز پائے گا
مگر اے منکرو تم پر ملامت آنے والی ہے

طالب دعا خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے

# اعلان برائے انتخاب لجنات اماء اللہ بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کے آئندہ تین سال یکم اکتوبر ۸۹ء تا ۳۰ ستمبر ۹۲ء کے لئے نئے انتخاب موصول ہو رہے ہیں۔ جن لجنات نے ابھی تک انتخاب نہیں کروایا۔ وہ فوری انتخاب عہدیداران لجنہ کروا کر بھجوائیں۔ نئی عہدیداران یکم اکتوبر ۸۹ء سے بعد منظوری کام سنبھالیں گی۔

(۱) یکم اکتوبر کے بعد تجنید فارم لجنہ پُر کر کے بھجوائیں۔
(۲) اپنی لجنہ کا بجٹ سن ۹۰-۸۹ء تیار کر کے بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

# گریجویٹس مطلوب ہیں

تحریک جدید کا مقصد تمام بنی نوع انسان کو اسلام کی امن بخش اور حسین تعلیم سے روشناس کرانا ہے۔ اس غرض کے لئے ایسے گریجویٹس نوجوان مطلوب ہیں۔ جو وقف اور خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہیں درج ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحبان کی معرفت دفتر تحریک جدید قادیان کو بھجوائیں۔

(۱) نام۔ ولدیت۔ مکمل پتہ۔ معہ تازہ فوٹو (پاسپورٹ سائز)
(۲) تعلیمی و طبی کوائف معہ مصدقہ اسناد۔
(۳) قرآن کریم ناظرہ اور کسی قدر باترجمہ جانتے ہوں۔ اور بنیادی دینی۔ اسلامی معلومات رکھتے ہوں اور مزید سیکھنے کے لئے تیار ہوں
(۴) اردو۔ انگلش رواں لکھنا پڑھنا۔ بات چیت کرنا بخوبی جانتے ہوں

حسب قواعد جملہ سہولیات دی جائینگی۔
امیدوار فوراً اپنی درخواستیں بھجوائیں

خاکسار: وکیل المال تحریک جدید قادیان

## درخواست دعا

مکرم محمد خالد صاحب عارف اعانت بدر میں ۵/ روپے اعانت کرتے ہوئے اپنے کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

# درخواستہائے دعا

● مکرم حمید احمد صاحب لائبریری لندن سے مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں مکرم ستار نوری صاحب دلد مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب ۱۹۴۶ء میں امریکہ سے پڑھنے کے لئے قادیان آئے تھے۔ اس کے بعد ربوہ اور جنیوٹ میں پڑھتے رہے۔ بیمار ہونے کی وجہ سے لندن ہسپتال میں داخل تھے۔ مورخہ ۳۱/اگست ۸۹ء کو وفات پاگئے ہیں۔ اِنّا للّٰہِ وانا الیہِ راجعون۔ ان کی مغفرت کے لئے درخواستِ دعا ہے

● مکرم انعام الٰہی اشعر اور مکرم عطا الٰہی خاں مقیم جرمنی اپنے اور اہل خانہ کی دینی دنیوی ترقیات اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● مکرم اللہ بخش کیرنگ اڑیسہ سے مبلغ ۳۰/- روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنی دوسری لڑکی کینزہ بیگم اور لڑکا سلیم خاں کی صحت کاملہ کے لئے۔

● مکرم غلام عظیم صاحب موسیٰ بنی مائنز سے ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنی اہلیہ صاحبہ کی بیماری سے شفا پانے اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔

● مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ نے اطلاع دی ہے کہ مکرم عبدالغفار صاحب لون آف شورت معدے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کو بجلی کے TOUCH کرانے ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے درخواست دُعا ہے

● محترم حضرت صاحب منڈا سگر صاحب صیلی سے تحریر فرماتے ہیں کہ محترمہ معراج خاتون صاحبہ لودھی نے ۲۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی غیر احمدی بہن کے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا کی ہے۔

● مکرم انیس الرحمٰن صاحب کیرنگ سے تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم جناب عطاء الرحمٰن خاں صاحب جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز اور جماعت احمدیہ کیرنگ میں مختلف عہدوں میں لمبا عرصہ خدمت کرتے آئے تھے اچانک ۹/ستمبر ۸۹ رات کو فوت ہوگئے۔ اِنا للّٰہِ وانا الیہِ راجعون۔ مکرم انیس الرحمٰن صاحب سابق صدر کیرنگ ۱۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔


خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS -600004
PHONE NO 76360
74350

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری - نارتھ ناظم آباد کراچی (فون ۶۲۹ ۴۴۳۳)

" میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا "

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی ہاؤس - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

پیش کردہ بالی پولیمرز کلکتہ ۴۶

ٹیلیفون نمبرز :- ۵۲۰۶ - ۵۱۲۷ - ۶۰۲۸ - ۴۳

## ولادتیں

● ـ مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ موصوف کی بیٹی مبارکہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے بعد نرینہ اولاد سے نوازا ہے۔ بچہ زچہ کی صحت و سلامتی بچے کے نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے موصوف نے لکھا ہے کہ ۹۶ روپے مختلف مدات میں ادا کئے گئے ہیں۔

● ـ محترم نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد ۱۴/جولائی کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے منصور احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم احمد حسین صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے بچے کی نانی محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے دس ۱۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ بچہ ولادت سے قبل ہی وقف کر دیا گیا تھا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ (آمین)


أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RES 273903 } CALCUTTA-700073

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ

"ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے"

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA PHONE NO. 279203.

CARD BOARD BOX MFG: CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD, CORROUGATED. BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

ارشاد نبوی ﷺ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا، تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا!

(محتاجِ دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTORS)

TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT

PLOT. NO. 6 GROUND FLOORE, OLD CHAKALA,

OPP CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)

PHONES } OFFICE - 6348179
RESI - 6289389 } BOMBAY-400099

اِشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا

سفارش کیا کرو۔ تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا

(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,

DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES SIZES.

FIRE WOOD. MANUFACTURERS OF WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC

P.O VANIYAMBALAM (KERALA)

امام مہدی کا ظہور!

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حَکم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ہے، ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانے کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو۔" (اربعین حصہ اوّل صد ۳)

طالبانِ دعا:- { محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسرانِ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم کلکتہ۔ }

## یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)


پبلش کردہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرلینز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS
Lucas TVS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR TREKKER BEDFORD CONTESSA
AUTHORISED DEALERS

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے
اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں ۔ !!

**آٹو ٹریڈرز**
۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز:- 28-5222
28-1652

AUTO TRADERS, 16 MANGOE LANE CALCUTTA-700001.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

**احمدیہ الیکٹرانکس**
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

**گولڈ لنک الیکٹرانکس**
انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

**ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام**

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ (کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6-ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 60555B.
BANGALORE-560002

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

(پیشکش)

SAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYA PUL HYDERABAD
PHONE NO 522860. PIN. 500002.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر: 42916　ٹیلیگرام "ALLIED"

**الائیڈ پروڈکٹس**

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

(دفتر)
نمبر ۲/۴/۲/۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

## "وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

AIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:- آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!